Digitized by Khilafat Library

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۵۳۵

روزنامہ
الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN

قیمت ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ... قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ...

نمبر ۱۲۳	مطابق ۲۱ نومبر ۱۹۳۶ء	یوم شنبہ	مورخہ ۵ رمضان ۱۳۵۵ھ	جلد ۲۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ ۔ نومبر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت آج ناساز ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو آج درد شکم کی تکلیف ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی نقرس کی درد بتدریج کم ہو رہی ہے ۔ گو ابھی تک ہاتھ کو سیلنٹ باندھ کر آرام دیا جاتا ہے ۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو سوزش پیشاب کے دورہ سے بہت تکلیف ہے ۔ احباب دعا فرمائیں ۔ اللہ تعالیٰ صحت و عافیت عطا فرمائے ۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مولوی علی محمد صاحب اجمیری فیروزپور برائے مناظرہ بھیجے گئے ہیں۔

آج بعد نماز عشاء بورڈنگ مدرسہ احمدیہ میں جمعیۃ المبلغین العربیہ کے ممبروں نے آپس میں مشرق و مغرب کے مقابلہ پر عربی زبان میں دلچسپ مناظرہ کیا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

روزوں کے متعلق چند قابلِ یادداشت امور

۱ ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ایک شخص کا سوال پیش ہوا ۔ کہ روزہ دار کو آئینہ دیکھنا جائز ہے ۔ یا نہیں ؟ فرمایا ۔ "جائز ہے"۔

۲ ۔ اسی شخص کا ایک اور سوال پیش ہوا ۔ کہ حالتِ روزہ میں سر کو یا داڑھی کو تیل لگانا جائز ہے ۔ یا نہیں ؟ فرمایا "جائز ہے"۔

۳ ۔ اسی شخص کا ایک اور سوال پیش ہوا ۔ کہ روزہ دار کی آنکھ بیمار ہو ۔ تو اس میں دوائی ڈالنی جائز ہے ۔ یا نہیں ؟ فرمایا "یہ سوال ہی غلط ہے ۔ بیمار کے واسطے روزہ رکھنے کا حکم نہیں"۔

۴ ۔ اسی شخص کا یہ سوال پیش ہوا ۔ کہ جو شخص روزہ رکھنے کے قابل نہ ہو ۔ اس کے عوض مسکین کو کھانا کھلانا چاہیئے ۔ اس کی رقم کو قادیان کے یتیم فنڈ میں بھیجنا جائز ہے یا نہیں ۔ فرمایا "ایک ہی بات ہے ۔ خواہ اپنے شہر میں کسی مسکین کو کھلائے یا یتیم اور مسکین فنڈ میں بھیجدے"۔

۵ ۔ سوال پیش ہوا ۔ کہ روزہ دار کو خوشبو لگانا جائز ہے ۔ یا نہیں ۔ فرمایا "جائز ہے"۔

۶ ۔ سوال پیش ہوا ۔ کہ روزہ دار آنکھوں میں سرمہ ڈالے ۔ یا نہ ڈالے ۔ فرمایا "مکروہ ہے ۔ اور ایسی ضرورت ہی کیا ہے ۔ کہ دن کے وقت سرمہ لگائے ۔ رات کو سرمہ لگا سکتا ہے"۔ (بدر ۷ ؍ فروری ۱۹۰۷ء)

مسلمانوں کی توجہ سے ترقی کرنے کے مواقع میسر آئے اور وہ اپنے آپ کو انسانوں میں شمار کرنے کے قابل ہوئیں اس زمانہ میں بھی جس کو آزادی و روشنی کا عہد کہا جاتا ہے۔ کوئی غیر مسلم حکومت ایسی مثال پیش نہیں کرسکتی۔ جیسے مسلمان اپنی حکومت میں ہمیشہ پیش کرتے رہے غرض اس بات سے قطعی انکار نہیں ہوسکتا۔ کہ اسلام کا سب سے بڑا کارنامہ دنیا میں غلام اور مجبور قوموں کو آزاد کرنا اور پست و ذلیل جماعتوں کو ابھار اور اٹھا کر اعلےٰ مقام پر پہونچانا اور عالم انسانیت میں مساوات و اخوت کا قائم کرنا ہے۔ اور تاریخ اور مسلمانوں کا طرز عمل اس کا بہترین گواہ ہے۔ اور کوئی دوسرا مذہب اس امر میں اسلام کا شریک و نظیر نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا اگر اچھوت کہلانے والے حقیقی معنوں میں عملی مساوات اور انسانی حقوق لینے کے خواہشمند ہیں۔ تو سوائے اسلام کے یہ نعمت انہیں اور کسی بھی مذہب یا قوم میں نہیں مل سکے گی۔ اس لئے اگر وہ اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو موجودہ ذلت آمیز حالت سے نکال کر حقیقی معنوں میں برادرانہ اخوت اور مساوات کی نعمت سے مالا مال کرنا چاہتے ہیں۔ تو انہیں بغیر مزید تاخیر کے جلد سے جلد حلقہ بگوش اسلام ہو جانا چاہیئے۔ جہاں نہ کوئی برہمن ہے۔ اور نہ کوئی شودر سب مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ یقیناً کہلانے والے اچھوت بھائی ایسا کرکے نہ صرف اپنے آپ پر رحم کریں گے بلکہ اپنی اولاد پر بھی۔ جو صدیوں کی ذلت کی زندگی سے نکل کر یکدم عزت کے کرۂ ہوائی میں آ جائیگی میں تہ دل سے دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ اچھوتوں کو توفیق دے۔ اور وہ اسلامی برکات سے بابرکت ہو کر جلد سے جلد عزت اور آبرو کی زندگی حاصل کرسکیں ؂

کشمیر ریلیف فنڈ کی طرف احباب کی خاص توجہ کی ضرورت

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مسلمانان کشمیر کے متعلق رفاہ عام کے جو کام جاری کر رکھے ہیں۔ ان کو مفاد عامہ کے لحاظ سے اس وقت بند کر دینا گذشتہ کئے ہوئے کام کو ضائع کر دینے کا مترادف ہے۔ اور یہ امر ایک مومن کی شان کے شایاں بھی نہیں۔ کہ وہ ایک کام کو جاری کرے۔ اور پھر اسے ادھورا چھوڑ دے۔ چہ جائیکہ کشمیر کے کام کو سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جماعت کی طرف سے جاری کیا ہو۔ اور اسے چھوڑا جائے۔ پس احباب کو یہ امر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ کشمیر کا کام جاری ہے۔ اور اس کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔

چونکہ ان ایام میں آمدنی بہت کم ہو رہی ہے جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ غالباً احمدی احباب نے سمجھ لیا ہے۔ کہ اب کشمیر کے لئے چندہ کی ضرورت نہیں۔ حالانکہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے یہ ارشاد فرمایا تھا۔ کہ کشمیر ریلیف فنڈ کا چندہ اس وقت تک احباب کو ادا کرتے رہنا چاہیئے۔ جب تک کام ختم نہ ہو۔ پس کشمیر کا کام ایسا نہیں کہ اس کو چھوڑا جاسکے۔ اور ایک پائی فی روپیہ ماہوار ادا کرنا کوئی زیادہ بوجھ بھی نہیں ہے۔ جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔ "کشمیر کے کام کے متعلق معلوم ہوتا ہے۔ کہ جماعت کو غلطی لگی ہے۔ کہ وہ ختم ہوگیا حالانکہ وہ ختم نہیں ہوا بلکہ جاری ہے۔ مسلمانان کشمیر کے متعلق رفاہ عام کے کام جاری ہیں۔ پھر کچھ تنظیم کا کام کرتے رہتے ہیں۔ وہ بھی جاری ہیں۔ اور جاری رہنا چاہیئے۔ کیونکہ اگر وہ جاری نہ رہا۔ تو اس وقت تک جو کام ہم نے کیا ہے۔ وہ ادھورا رہ جائیگا لیکن یہ بات مومن کی شان کے شایان نہیں۔ کہ جس کام کو وہ شروع کرے۔ اس کو ادھورا چھوڑ دے۔ پس وہ لوگ غلطی میں ہیں جو یہ کہتے ہیں۔ کہ کشمیر کے متعلق ہمارا کام ختم ہوگیا۔ کام اب بھی ہو رہا ہے۔ پھر پچھلے قرضے ہیں ان کا ادا کرنا ضروری ہے۔

پس کشمیر کے لئے چندہ جو نہایت قلیل ہے یعنی ایک پائی فی روپیہ ماہوار وہ ضرور ادا کرنا چاہیئے" ؂ فنانشل سکرٹری کشمیر ریلیف فنڈ قادیان

راولپنڈی میں آریہ سماج سے مناظرہ

۱۴ نومبر آریہ سماج راولپنڈی کے سالانہ جلسہ کے دوران میں لالہ چرنجی لال پریم نے ایک لیکچر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم پر دیا۔ جس کا اعلان ایک دن پہلے ہی ہو چکا تھا۔ مقامی عہدہ داران جماعت احمدیہ نے منتری آریہ سماج راولپنڈی سے اس بات کا پہلے ہی فیصلہ کر لیا ہوا تھا۔ کہ پریم صاحب کے اعتراضات کا جواب دینے کے لئے موقعہ دیا جائے گا۔ لالہ چرنجی لال نے اپنے لیکچر میں غیر احمدیوں کے وہی پرانے اور بوسیدہ اعتراضات نہایت ناشائستہ لہجہ میں پیش کئے۔ جو کہ انہوں نے رٹے ہوئے ہیں۔ لالہ صاحب موصوف نے اپنی تقریر میں غیر احمدیوں اور غیر مسلموں کو جماعت احمدیہ کی طرف غلط باتیں منسوب کر کے اشتعال دلایا۔ اور جماعت احمدیہ کے خلاف اکسانے کی کوشش کی۔ جب وہ اپنی تقریر ختم کر چکے۔ تو سوال و جواب کے لئے ایک گھنٹہ دس منٹ وقت رکھا گیا۔ جس میں جماعت احمدیہ راولپنڈی کی طرف سے مولوی عبدالغفور صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اعتراضات کے جواب دیئے۔ لالہ چرنجی لال نے اپنی جوابی تقریر میں اور سکرٹری آریہ سماج نے جلسہ کے اختتام پر جماعت احمدیہ کو اس بات کا چیلنج دیا۔ کہ جماعت احمدیہ آریہ سماج کے ہر ایک عقیدہ پر ان سے مناظرہ کرسکتی ہے۔ جسکو برسر اجلاس منظور کر لیا گیا۔ مناظرہ مذکور کے متعلق منتری صاحب آریہ سماج راولپنڈی سے خط و کتابت جاری ہے۔ بعد تصفیہ اعلان کیا جائیگا۔ خاکسار عنایت اللہ سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ

میری پیاری بہنو!

میں آپکی ہمدردی کی خاطر یہ اشتہار دے رہی ہوں۔ میں محسوس کرتی ہوں۔ کہ اس دور میں نوے فیصدی میری بہنیں ایسی ہیں جو اکثر پوشیدہ امراض میں مبتلا ہیں۔ اور اکثر اولاد جیسی نعمت سے محروم ہیں۔ میں آپ کو صحیح مشورہ دیتی ہوں۔ کہ عورتیں جس طرح صحیح طور پر عورتوں کی امراض کو سمجھ کر علاج کرسکتی ہیں۔ مرد ایسا نہیں کرسکتے۔ اس لئے آپ فضول دواؤں پر روپیہ برباد نہ کریں۔ میرے پاس میری خاندانی مجرب دوا ہے۔ جو پشتوں سے ہمارے خاندان میں امراض مستورات میں استعمال کی جارہی ہے۔ اگر آپ کو مرض سیلان الرحم یعنی سفید پانی خارج ہوتا ہے۔ ماہواری کھل کر نہیں ہوتے۔ درد سے آتے ہیں ماہواری بے قاعدہ ہیں قبض رہتی ہے۔ کبھی سر درد کبھی کمر درد ہوتا رہتا ہے۔ طبیعت سست رہتی ہے۔ کام کاج کرنے سے سانس پھول جاتا ہے پیٹ میں اپھارہ رہتا ہے۔ بھوک کم لگتی ہے۔ تو میں آپ کو یقین دلاتی ہوں۔ کہ میری مجرب دوا سے خدا کے فضل کے ساتھ آپ ان امراض سے شفا حاصل کرسکتی ہیں۔ اگر آپ کے اولاد نہیں ہوئی تو یقیناً اس دوا کے طفیل خدا آپکو اولاد جیسی نعمت سے مالا مال کرے گا۔ میری یہ دوا اس وقت تمام ہندوستان میں فروخت ہو رہی ہے۔ اس دوا کا نام راحت ہے قیمت خوراک مکمل ایک ماہ صرف عہ محصولڈاک اور آپ کی ہمدرد بہن۔ ایچ نجم النساء بیگم شاہدرہ لاہور

چندہ تحریک جدید ادا کرنے کی آخری تاریخ

یکم دسمبر ۱۹۳۶ء

سے قبل وعدہ کی ساری رقم ادا ہونی چاہیئے

Digitized by Khilafat Library

سنگرور ریاست جیند میں غیر مبائعین کے ساتھ کامیاب مناظرہ

غیر مبائع مناظر مولوی عمر الدین شملوی کی بدزبانی

دوسرا مناظرہ

دوسرا مناظرہ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موضوع پر تین بجے بعد دوپہر سے شروع ہو کر سوا پانچ بجے شام تک ہوا۔ اس مناظرہ میں بیس منٹ کی پہلی تقریر میں ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت ثابت کرنے کے لئے بیان کیا کہ ہم جب کسی کو نبی قرار دیتے ہیں۔ تو مندرجہ ذیل تین اصول کی بنا پر

(۱) اللہ تعالےٰ نے اپنی وحی میں اسے نبی قرار دیا ہو۔

(۲) اس میں علامات نبوت پائی جائیں اور تعریف نبوت اس پر صادق آتی ہو۔

(۳) اس نے خود اپنے آپ کو نبی قرار دیا ہو۔ اور اس کی راست گفتاری میں کسی شک و شبہ کا امکان نہ ہو۔

اس کے بعد احمدی مناظر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وحی مقدس میں سے ۱۵ کے قریب ایسے الہامات اور آپ کی تحریرات سے قریباً ایک درجن کے قریب ایسے حوالجات پیش کئے۔ جن میں حضور نے اسلامی اصطلاح خدا کی اصطلاح انبیاء کی اصطلاح شریعت کی اصطلاح اور پھر خود اپنی اصطلاح سے نبی کی تعریف یہ بیان کی ہے۔ کہ اس کے ساتھ خداتعالیٰ کا کثرت مکالمہ مخاطبہ ہو۔ جو کثرت امور غیبیہ پر مشتمل ہو۔ اس کے ہاتھ سے خوارق ظاہر ہوں۔ اور پھر احمدی مناظر نے اس تعریف کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی کی اپنی تحریرات کی رُو سے حضور پر چسپاں کرتے ہوئے وضاحت سے ثابت کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تعریف نبوت کامل طور پر صادق آتی ہے۔ اس کے بعد خادم صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے چالیس حوالے پڑھ کر سنائے جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آپ کو نبی قرار دیا ہے۔ اور نبوت کا غیر مشروط دعوےٰ کیا ہے۔

ان دلائل کے جواب میں مولوی عمر الدین شملوی نے خلط مبحث کرنے کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں بدزبانی کرنی شروع کر دی۔ چنانچہ احراریوں کے طریق پر عمل کرتے ہوئے غیر احمدی پبلک کو خوش کرنے کے لئے اس نے یہاں تک کہا کہ خادم صاحب بتایئے مرزا صاحب مرد تھے یا عورت۔ یہ ایک ایسا گندہ فقرہ تھا کہ جسے یا تو لاعنات اللہ نے اپنے ایک ضبط شدہ ٹریکٹ میں استعمال کیا ہے۔ اور یا پھر اس پیغامی مناظر نے اپنی حق سوز زبان سے استعمال کیا۔ کئی غیر احمدی اس کی اس دریدہ دہنی کی وجہ سے خوش معلوم ہوتے تھے۔ اسی طرح عمر الدین شملوی نے دوران مناظرہ میں کہا۔ کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر کس کو مان لیں۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اصل نبوت ہمارے پاس ہے۔ تو پھر آپ ہمیں ظلی نبوت کیوں دینا چاہتے ہیں اہل پیغام غور کریں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ساتھ عداوت اور بغض و عناد نے کہاں سے کہاں تک پہونچا دیا ہے۔ سچ ہے جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ "میری دشمنی انسان کو دہریت کے ورے نہیں رکھے گی۔ کیونکہ خدا کے اس قدر نشانوں کا انکار کرنا انسان کو دہریہ بنانے کے لئے کافی ہے۔" غرضیکہ عمر الدین شملوی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں سخت گستاخی کی۔ اور پھر اپنی شیخی بگھارنے کے لئے کہنے لگا۔ جب میاں صاحب نے حقیقۃ النبوۃ لکھی تھی۔ تو میں اس میں ان کا معاون تھا۔

غیر مبایع مناظر کی رسوائی

جب غیر احمدی مناظر نے حقیقۃ النبوۃ میں سے بلاغت کی کتاب کا ایک عربی حوالہ پڑھ کر سنانے کے بعد عمر الدین شملوی سے کہا کہ میں تمہیں دس روپیہ انعام دوں گا۔ اگر تم میرے اس حوالہ کو پڑھ کر سنا دینے کے بعد اس کو صحیح پڑھ کر سنا دو تو اس چیلنج پر جو حالت عمر الدین شملوی کی ہوئی وہ قابل رحم تھی۔ سخت کھسیانہ ہو کر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ کجا یہ کہ نصف منٹ پہلے اتنی شوخی دکھلا رہا تھا۔ کہ گویا حقیقۃ النبوۃ کی تالیف میں اس کا بہت حد تک دخل تھا۔ اور کجا اب یہ پریشانی کہ اس کی ایک سطر بھی پڑھ نہ سکتا تھا

احمدی مناظر نے کچھ تو اپنی پہلی تقریر ہی میں قبل از وقت اس کا جواب دے دیا تھا۔ اور پھر اپنی جوابی تقریر میں بوضاحت ان کی حقیقت حضرت مسیح موعود ہی کے ارشادات کی روشنی میں بیان کر کے واضح کر دیا۔ کہ انہیں صرف غیر تشریعی اور براہ راست نبوت کا انکار ہے۔ غیر تشریعی بالواسطہ نبوت کا انکار نہیں۔ پیغامی مناظر نے گھبراہٹ سے احمدی مناظر سے یہ مطالبہ کیا۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی کتاب سے ایک ایسا حوالہ دکھائے جہاں سے یہ ثابت ہو۔ کہ حضرت صاحب کی وحی وحیٔ نبوت تھی۔ اس کے جواب میں جب خادم صاحب نے تجلیات الٰہیہ براہین احمدیہ حصہ پنجم اور نزول المسیح سے یکدم تین حوالجات پیش کر دیئے۔ تو مولوی عمر الدین شملوی گھبرا کر کہنے لگا۔ "اب تو یہ حوالوں کی بھرمار ہی کرتے جائیں گے۔ گویا اس نے اس امر کا اقرار کر لیا۔ کہ خدا

روزگار کے خواہشمند

بہنوں اور بھائیوں کے فائدہ کی بات

آپ کو معلوم ہے کہ میں مدت سے اپنی ایک خاندانی مجرب دوا کا اشتہار دے رہی ہوں۔ جو میری بہنوں کی پوشیدہ امراض کا مفید اور یقینی تسلی بخش علاج ہے۔ اور اس وقت میری دوا کافی شہرت حاصل کر چکی ہے۔ اور سو فیصدی فائدہ مند ہونے کی وجہ سے بکثرت فروخت ہو رہی ہے۔

ایجنٹوں کی ضرورت

میں چاہتی ہوں۔ کہ اس دوا کی مختلف شہروں میں ایجنسیاں قائم کروں اس لئے میری احمدی بہنیں اور بھائی ڈاکٹر حکیم ہوں۔ یا دوکاندار اگر اپنے شہروں کے لئے ایجنسی لے لیں۔ تو ان کے لئے بہترین آمدن کا ذریعہ ہوگا۔ مفصل حالات کے لئے ایک خط لکھ کر دریافت کریں:

پتہ:- نجم النساء بیگم معرفت انجمن احمدیہ شاہدرہ لاہور

Digitized by Khilafat Library

کے فضل سے جماعت احمدیہ کے پاس اہل پیغام کے خلاف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے لاتعداد حوالجات موجود ہیں یہ عجیب بات ہے کہ ان تمام حوالجات کو جو خادم صاحب نے پیش کئے تھے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلامی اصطلاح۔ خدا کی اصطلاح۔ شریعت کی اصطلاح انبیاءؑ کی اصطلاح اور خود اپنی اصطلاح کی رو سے نبوت کی تعریف کرتے ہوئے اس کو اپنے اوپر چسپاں کیا ہے۔ غیر مبائع مناظر نے مس تک نہ کیا۔ اور اس کا جواب دینے کا خیال بھی اس کے ذہن میں نہیں آیا۔

ایک غیر احمدی مولوی کی شہادت

مولوی عمر الدین شملوی کی بدحواسی کا اندازہ صرف اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ دوران مناظرہ میں مولوی ظفر احسن صاحب غیر احمدی نے خادم صاحب سے کہا کہ مولوی عمر الدین شملوی معقول آدمی تھا۔ آج معلوم نہیں کیا ہو گیا ہے کہ الٹی سیدھی باتیں کر رہا ہے۔

غرضیکہ خدا کے فضل سے اس مناظرہ میں جماعت احمدیہ کو شاندار فتح نصیب ہوئی اور وہ عمر الدین شملوی جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں گستاخی کر کے حضور کی توہین کی تھی حضور کے الہام انی مھین من اراد اھانتک کا مصداق بنتے ہوئے بری طرح ذلیل و رسوا ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ کا وہ وعدہ پورا ہوا۔ جو اس نے اپنے پیارے بندے حضرت فضل عمر ایدہ اللہ سے کیا ہے۔ کہ جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ کہ خلافت کے ماننے والوں اور حضرت امیر المومنین کی پیروی کرنے والوں کو ہمیشہ ان لوگوں پر غلبہ نصیب ہوتا رہے گا۔ جو خلافت کے منکر ہو کر اللہ تعالیٰ کے بے انتہا احسانوں کی کفران نعمت کرنے والے ہیں۔ مولوی عمر الدین شملوی پر تو اس قدر بدحواسی چھائی ہوئی تھی۔ کہ خود دوسرے غیر مبائع مبلغ جو اس کے دائیں بائیں بیٹھے ہوئے تھے۔ بعض اوقات اس کی لاعلمی پر ہنس پڑتے تھے۔ جس کا پبلک پر اچھا اثر ہوتا تھا بالآخر ہم خدا کا شکر کرتے ہیں۔ کہ اس نے محض اپنے فضل سے احمدیت کو فتح دی۔ اور دشمنان خلافت ذلیل و بے انتہائی شرمندگی کے ساتھ اپنے گھروں کو سدھارے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

نامہ نگار

بہاولنگر میں احمدیہ قبرستان

بہاولنگر (ریاست بہاولپور) میں عرصہ ڈیڑھ سال سے قبرستان کے متعلق جھگڑا چلا آتا تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور سلسل کوششوں کے بعد ۲ نومبر جناب سی۔ ایس۔ ایچ ڈون سنڈ صاحب

راولپنڈی میں آریہ سماجیوں کی دل آزار حرکات

آریہ۔ سناتن دھرمی ہندوؤں کی نظر میں

۱۳ ر تا ۱۵ ر نومبر۔ آریہ سماج راولپنڈی کا سالانہ جلسہ ہوا۔ جس میں انہوں نے دیگر مذاہب کے خلاف بدزبانی کرنے کے علاوہ سناتن دھرم کے بزرگوں اور دیوی دیوتاؤں کے خلاف سخت ہتک آمیز الفاظ استعمال کئے۔ جس کے خلاف احتجاج بلند کرنے کے لئے سناتن دھرم سبھا نے ۱۵ ر نومبر کی شام کو یہ اپنے قلعہ والے مندر میں اجلاس منعقد کیا۔ جس میں یہ ریزولیوشن پاس کیا گیا کہ آریہ سماج راولپنڈی نے اپنے جلسہ کے علاوہ نگر کیرتن کے موقع پر شہر کے بازاروں اور گلیوں میں ہمارے دیوی دیوتاؤں کے متعلق نہ صرف گندے الفاظ استعمال کئے بلکہ گندی گالیاں دے کر ہمارے قلوب کو سخت مجروح کیا۔ اس ریزولیوشن کی تائید میں سکرٹری سناتن دھرم سبھا راولپنڈی اور لالہ متھرا داس صاحب نے پُرجوش تقاریر کیں۔ اور ریزولیوشن مذکورہ اتفاق رائے سے پاس ہوا۔

اس کے بعد سناتن دھرم سبھا کی طرف سے ان کے ایک پنڈت صاحب نے اس موضوع پر تقریر کی۔ کہ "آریہ دھرم کیا ہے" اور بتایا کہ آریہ سماج ایسے آدمیوں کا گروہ ہے۔ جن کی گھٹی میں یہ بات رچا دی گئی ہے۔ کہ دنیا کے تمام بزرگوں اور مقدس ہستیوں کو گالیاں دی جائیں اور شریفوں کی پگڑیاں اچھالی جائیں اور آریہ سماجی اپنی ان اخلاق سوز حرکات سے کبھی باز نہیں آ سکتے۔ جب تک کہ دنیا میں ستیارتھ پرکاش جیسی کتاب موجود ہے اگر سناتن دھرمی چاہتے ہیں کہ دنیا میں امن قائم ہو۔ اور مذہبی پیشواؤں اور دیوی دیوتاؤں کی عزت محفوظ ہو جائے تو اس کا واحد علاج یہ ہے کہ ستیارتھ پرکاش جیسی کتاب کو ضبط کرنے کی کوشش کریں پنڈت صاحب موصوف نے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ پنڈت دیانند صاحب اور آریہ سماجیوں کو وید سے قطعاً کوئی تعلق نہیں۔ اگر پنڈت دیانند صاحب وید کے پجاری ہوتے تو براہمو سماج کے بانی مبانی پنڈت بھولا ناتھ کے سامنے

Digitized by Khilafat Library

بیگمات

زنانہ ریشمی چادر جو کہ شریف بیگمات اور نیک بخت بیبیوں کیلئے عید مبارک پر اوڑھنے کیلئے ایک بےنظیر اور پُرلطف تحفہ ہے جو کہ ہر ایک رنگ میں نہایت ہی اعلیٰ درجے کے ڈیزائن کے مطابق چاروں طرف بیل بوٹوں سے مزین ہیں جو کہ چادر کی شان کو دوبالا کر رہی ہیں چلنے میں مضبوط دیکھنے میں خوبصورت پہننے میں اپنا ثانی نہیں رکھتی جس رنگ کی درکار ہو منگا سکتے ہیں عرض ۳ ۱/۲ گز قیمت عہ ۲ ۱/۲ ۲ ۱/۴ لڑکیوں کیلئے عہ محصولڈاک ۸ تین چادر پر محصولڈاک معاف ہوگا (نوٹ) تین چادر سے زیادہ کوئی صاحب نہ منگوائیں ہمارے سٹور میں اس قسم کا بہت تھوڑا مال ہے۔

المشتھر مینجر لودیانہ سٹور حلقہ نمبر ۲ لودیانہ ۔ پنجاب

اپنے اندرونہ کا وید کے خلاف مفصلہ ذیل الفاظ میں اظہار کرتے۔ پنڈت دیانند صاحب نے پنڈت بھولاناتھ صاحب کو کہا کہ جب ہم میں اور تم میں کوئی فرق نہیں۔ تو آپ کو نئی سبھا قائم کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ کیوں نہ دونوں سبھا کو ملا کر اس کا نام آریہ سماج رکھ دیا جائے پنڈت بھولاناتھ صاحب نے جواب دیا۔ کہ ہم میں اور آپ میں بڑا فرق ہے۔ آپ وید کو ایشوری گیان مانتے ہیں۔ مگر

ہیں اور دنیا کا کوئی عقلمند انسان وید کو الہامی نہیں مان سکتا۔ اس کے جواب میں پنڈت دیانند صاحب نے کہا۔ کہ ہے تو یہ سب سچ پر اگر وید کا نام نہ لوں تو ہندو کیسے پیچھے چلیں۔ اور یہ گاڑی کیسے چلے“۔

(بھولاناتھ کی جیون پر ترمت ۱۵ تا ۱۸)

اسی طرح اور چند حوالوں سے بھی پنڈت دیانند صاحب کا ویدوں سے بے تعلق ہونا ثابت کیا گیا۔ (نامہ نگار)

مُفید عام گھڑیاں

(تین عدد پر فی گھڑی ۴ر چھوٹ)

(علاوہ محصولڈاک وغیرہ)

نوٹ کرلیں تاکہ آرڈر میں آسانی ہو

ٹائم پیس ۳؁ ۔ یہ وہی ریپٹر الارم ہے۔ جو چار روپیہ تک بک چکا ہے۔ اب ریڈیم کا ۴ روپیہ ہے

ٹائم پیس ۳؁ ۔ یہ ریپٹر الارم بالکل بگ بین کا ہمشکل ہے اسکی اصلی قیمت اب بھی ۱۲ ہے۔

جیبی گھڑی ۶؁ ۔ یہ معمولی گھڑی نہیں ہے۔ اصلی لیور مشین ۷ جوئل کی مضبوط قسم ہے

جیبی گھڑی ۱۰؁ ۔ یہ گھڑی موٹے گلاس کی بمعہ سکنڈ لیور مشین عمدہ جوئلوں سے مرصع قابل قدر چیز ہے

کلائی کی گھڑی ۱۰؁ ۔ یہ گھڑی بھی اوپر والی گھڑی کی ہم صفت ہر لحاظ سے اچھی ہے۔ رولڈ گولڈ ۱۲؁

کم قیمت وکار آمد جیبی ۲ روپے ۸ جرمنی ریڈیم ۱۲ کلائی کی ۱۰ ریڈیم ۱۲ بڑھیا ۱۵ روپے سنہری فینسی ۱۵ روپے۔ بڑھیا فینسی ۲۰

ضروری نوٹ عازمان جلسہ بھی ضرورت کا اظہار فرما کر اپنی امانت قادیان میں حکیم نظام جان صاحب یا میاں محمد یامین صاحب کتب فروش کی دوکان پر لے سکتے ہیں۔

حافظ سخاوت علی پروپرائٹر احمدیہ واچ ایجنسی شاہجہانپور یوپی

ضرورتِ رشتہ

مقامی جماعت کے ایک معزز اور جوان دوست کے لئے جو بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل اور شریف زمیندار خاندان سے ہیں رشتہ کی ضرورت ہے۔ جو شریف اور مخلص خاندان سے ہو۔ نیز ضروری اوصاف حمیدہ سے متصف ان کی پہلی بیوی جو سنٹرل پنجاب کے ایک شریف گھرانے سے تھیں۔ فوت ہو گئی ہیں۔ تین صغیر سن بچے موجود ہیں۔ خط و کتابت پتہ ذیل پر کی جائے۔

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں

خوشخبری

جو احباب قادیان میں جائداد (زمین یا مکان) خرید و فروخت نئی عمارات کی تعمیر کے متعلق مشورہ۔ نقشے و اندازے بنوانا نگرانی کا بندوبست وغیرہ وغیرہ کرانا چاہیں۔ وہ ہم سے خط و کتابت کریں۔ انشاء اللہ کام نہایت تسلی بخش کیا جائے گا۔

ملک محمد طفیل اینڈ سنز انجینئرس محلہ دارالبرکات ریلوے روڈ قادیان

نورِ نظر

یا

فرزندِ نرینہ

فرزند نرینہ کے بارے ہم نے ایک کیمیائی نسخہ حاصل کیا ہے جو حضرت حاجی حکیم الامت طبیب شاہی مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک خاص معزز و محترم دوست عالیجناب نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کو تحریر کیا تھا جو کہ جب بھی استعمال کیا گیا بے خطا ثابت ہوا ہے! اور معلوم ہوتا ہے کہ حضرت حکیم صاحب کو اس نسخہ پر پورا یقین تھا کیونکہ حضور نے اس نسخہ کے استعمال کیلئے بہت زور دیا ہے چنانچہ حضور کی دستخطی تحریر کا ضروری حصہ بغرض افادہ عام شائع کیا جاتا ہے

[illegible]

اس جگہ نسخہ لکھا ہوا ہے!

[illegible]

میں تصدیق کرتا ہوں کہ نسخہ نورِ نظر حضرت خلیفۃ المسیح اول نے خود میرے گھر میں بنایا تھا اور مجرب ہے اور بعض اور لوگوں کو بھی دیا مجرب ثابت ہوا۔ خان محمد علی خان رئیس مالیر کوٹلہ

یہ کیمیائی نسخہ اعلیٰ درجہ کا مقوی اعصاب مقوی دل و دماغ اور مرض اٹھرا اور حمل گر جانا یا بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا کیلئے بھی اکسیر ثابت ہو چکا ہے اسلئے ہم نے نوجوانوں کیلئے جو اولاد نرینہ کو ترستے ہیں یا اٹھرا وغیرہ میں مبتلا ہیں اس نسخہ کے بیش قیمت خاص اجزاء کو بڑی کوشش سے مہیا کیا ہے اسکی قیمت بغرض خدمت صرف دس روپیہ رکھی جاتی ہے تاکہ خاص و عام فائدہ حاصل کر سکیں

(محصول ڈاک علاوہ ہوگا)

شیخ احسان علی فیض عام میڈیکل ہال قادیان (پنجاب)

حضرت مسیح موعود کے عہد مبارک کا قائم شدہ مطبع ضیاء الاسلام

اس مطبع میں جسے سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہت سی کتب چھاپنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اور جس میں سلسلہ کا روزنامہ آرگن ”الفضل“ چھپتا ہے۔ نہایت عمدہ چھپائی کا انتظام کیا گیا ہے۔ اللہ بخش سٹیم پریس کے مالکان کو بھی اسی پریس میں کام کرنے کی سعادت حاصل رہی ہے اور اس پر انکو بھی فخر حاصل ہے۔ احمدی احباب اشتہار ٹریکٹ وغیرہ چھپوا کر فائدہ اٹھائیں

مینیجر مطبع ضیاء الاسلام قادیان

سستی۔ کمزوری۔ سرعت۔ جریان کی زبردست اکسیر

امرت بوٹی

جریان۔ کثرت احتلام۔ سرعت کی بیماری کی زبردست اکسیر۔ قوت ہاضمہ کو درست کرتی اور پانی کی طرح پتلی۔ بہتی ہوئی مردانہ طاقت کو دنوں میں اصلی حالت پر لے آتی ہے۔ مستورات کی تمام جسمانی کمزوریوں کو دور کرتی۔ سیلان الرحم کے لئے اس کے مقابلہ میں ہرگز ہرگز آپکو دوسری دوائی نہیں مل سکتی۔ کمزور مستورات کے رنگ کو شگفتہ کرتی اور نکھارتی ہے۔ خوراک ۲۱ روزہ ۱؎

جسم کی بگڑی ہوئی مشین کو درست کرنے والا

گولڈن رس

بہت سے احباب کے خطوط آنے پر گولڈن رس تیار کیا ہے۔ بے حد مقوی باہ۔ نامردی کو دور کرتا۔ اور کمزور نسوں کو اصلی حالت پر لانے میں ایک اعلےٰ خوبی رکھتا ہے۔ قوت حافظہ کو اس قدر طاقت دیتا ہے کہ سالوں کی بھولی ہوئی باتیں یاد آجاتی ہیں غرض غذاؤں کو جزو بدن بناتا ہے۔ خون پیدا کرتا بادی سے پھولے ہوئے جسموں کو اصلی حالت پر لاتا۔ کمزور جسموں کو بے حد طاقت دیتا ہے۔ گولڈن رس میں مکھن۔ گھی خوب کھائیں۔ ۲۸ خوراک ۱؎

فقیر احمد خان احمد حکیم حاذق جالندھر چھاؤنی پنجاب

Digitized by Khilafat Library

استاذی المکرم قبلہ امام حضرت حکیم نورالدین رضؓ کے مجرب نسخہ جات صحیح اجزاء سے مرکب

حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضور مغفور سے مل سکتے ہیں!

حبوب عنبری رجسٹرڈ

یہ گولیاں۔ عنبر۔ مشک۔ موتی۔ زعفران اور دیگر قیمتی اجزا سے مرکب ہیں ان کی استعمال ان لوگوں کے لئے ہے جن کی قوت رجولیت کم ہو چکی ہو۔ اعصاب سُست پڑ گئے ہوں دل ٹھنڈا ہو گیا ہو۔ سرور مٹ گیا ہو۔ چہرہ بے رونق اور حافظہ کمزور ہو۔ اعضائے رئیسہ سُست پڑ گئے ہوں کمزور کرتا ہو۔ کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو۔ ایسی حالت میں حبوب عنبری کا استعمال بجلی کا اثر دکھاتا ہے۔ گئی ہوئی قوت واپس آجاتی ہے۔ حرارت غریزی تیز ہو جاتی ہے۔ دل میں خوشی اور سرور پیدا ہوتا ہے۔ اعصاب یعنی پٹھے طاقتور ہو جاتے ہیں۔ اعضائے رئیسہ شریفہ دل و دماغ طاقتور ہو جاتے ہیں۔ جسم فربہ اور چست و چالاک ہو جاتا ہے۔ گویا ضعیفی کی دشمن ہے۔ جوانی کی محافظ ہے۔ جائز حاجتمند آرڈر روانہ کریں حبوب عنبری ایک بار کھانے سے چالیس سال تک مقوی ادویات سے چھٹی ہو جاتی ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی پندرہ روپے۔

محافظ جنین حب اٹھرا رجسٹرڈ

استقاط حمل کا مجرب علاج ہے

جن کے بچے پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں یا حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا جن کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں اور لڑکیاں زندہ رہتی ہیں۔ لڑکے اول تو کم پیدا ہوتے ہیں۔ اور پھر معمولی صدمہ سے فوت ہو جاتے ہیں۔ یا ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے۔ پیچش۔ بخار۔ نمونیہ۔ بدن پر پھوڑے۔ پھنسی چھالے نکلنا۔ بدن پر خون کے دھبے پڑنا وغیرہ میں مبتلا ہو کر داعی اجل ہوتے ہیں۔ ایسے وقت میں والدین پر جو صدمہ گزرتا ہے۔ خداوند کریم اس سے ہر ایک کو محفوظ رکھے۔ آمین۔ اس بیماری کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس کے لئے حکیم نظام جان شاگرد قبلہ امام نورالدین صاحب رضؓ شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے حضور کی مجرب حب اٹھرا رجسٹرڈ حضور کے ارشاد سے خلق خدا کی بہتری کے لئے تیار کر کے ان کا فیض عام کیا ہوا ہے جو ۱۹۱۰ء سے آج تک جاری ہے۔ ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں۔ اب جن گھروں میں اٹھرا کی بیماری نے ڈیرا جمایا ہوا ہے۔ وہ خدا پر بھروسہ رکھیں۔ اور حب اٹھرا رجسٹرڈ فوراً استعمال کرائیں اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت۔ تندرست۔ مضبوط اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے اور والدین کے لئے ٹھنڈک قلب اور باعث شکریہ ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ مکمل خوراک گیارہ تولے ہے۔ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے نصف منگوانے پر محصول ڈاک معاف اس سے کم ایک روپیہ فی تولہ

حب نظامی رجسٹرڈ

یہ گولیاں موتی۔ مشک۔ زعفران۔ کشتہ یشب۔ عقیق۔ مرجان وغیرہ سے مرکب ہیں۔ پٹھوں کو طاقت دینے میں بے مثل ہیں۔ حرارت غریزی کا بڑھانے میں بے حد اکسیر ہیں جن پر انسان کی صحت کا دارومدار ہے۔ طاقت مردمی کے بڑھانے میں لاجواب ہیں۔ کمزوری کی دشمن ہیں طاقت و توانائی کی دوست ہیں۔ دل و دماغ جگر۔ سینہ۔ گردہ۔ مثانہ کو طاقت دیتی اور امساک پیدا کرتی ہیں قوت باہ کے مریضوں کے لئے تحفہ خاص ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی چھ روپے

تریاق معدہ و امعاء

یہ ایسا لاجواب مفید ترین پوڈر ہے۔ جس کے استعمال سے پیٹ کی ہر قسم کی شکایت کافور ہوتی ہے۔ درد شکم۔ اپھارہ۔ بدہضمی گڑگڑاہٹ۔ کھٹے ڈکار۔ متلی۔ قے۔ بار بار پاخانہ آنا اور ہیضہ کے لئے تو اکسیر اعظم ہے۔ آج کل کے موسم کے لئے اس کا ہر گھر میں رہنا اشد ضروری ہے۔ یہ مندرجہ بالا بیماریوں کا تریاق ہے۔ قیمت دو اونس کی شیشی بارہ آنے علاوہ محصول۔

قبض کشا گولیاں

قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے۔ کبھی کبھار کی قبض بھی ناک میں دم کر دیتی ہے۔ اور دائمی قبض سے تو اللہ تعالے محفوظ دامن میں رکھے۔ آمین۔ دائمی قبض سے بواسیر ہو جاتی حافظہ کمزور نسیان غالب۔ ضعف بصر۔ دھند۔ ککرے۔ آشوب چشم ہوتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ ہاتھ پاؤں پھولتے ہیں اور کام کو جی نہیں چاہتا۔ ہاضمہ بگڑ جاتا ہے اور معدہ جگر کی کمزور ہوتے ہیں۔ اور کئی قسم کی بیماریاں آن موجود ہوتی ہیں۔ ہماری تیار کردہ قبض کشا گولیاں مذکورہ بالا بیماریوں کے لئے اکسیر سے بڑھ کر ثابت ہو چکی ہیں۔ ان کے استعمال سے متلی یا گھبراہٹ قے وغیرہ نہیں ہوتی۔ رات کو کھا کر سو جائیں۔ صبح کو ایک اجابت کھل کر آتی اور طبیعت صاف ہو جاتی ہے ان کا استعمال صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت فی گولی ایک پیسہ چار آنے

مقوی دانت منجن

اگر آپ کے دانت کمزور ہیں۔ مسوڑوں سے خون یا پیپ آتی ہے منہ سے بدبو آتی ہے دانت ہلتے ہیں۔ گوشت خورہ یا پائیوریا کی بیماری ہے۔ دانت میلے ہیں ان کی وجہ سے معدہ خراب ہے۔ ہاضمہ بگڑ گیا ہے۔ دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہے۔ تو ان امراض کے لئے ہمارا تیار کردہ مقوی دانت منجن استعمال کرنے سے بفضل خدا تمام شکایت دور ہو جاتی ہے۔ اور دانت مضبوط ہو کر موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ قیمت دو اونس شیشی بارہ آنے۔

تریاق گردہ

درد گردہ ایسی موذی بلا ہے کہ الاماں۔ جس کو ہوتا ہے وہی اس کی تکلیف کو جانتا ہے۔ اس کا دورہ جب شروع ہو جاتا ہے۔ اس وقت انسان زندگی کا خاتمہ سمجھتا ہے اس کے لئے ہمارا تیار کردہ تریاق گردہ و مثانہ بے حد اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ اس کی پہلی خوراک سے آرام شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا پتھری یا کنکری خواہ گردہ میں ہو یا مثانہ میں خواہ جگر میں ہو۔ سب کو باریک پیس کر بذریعہ پیشاب خارج کرتا ہے۔ جب وہ کنکر گھل کر باریک ہو جاتا ہے۔ اور اپنی جگہ سے اکھڑ جاتا ہے۔ تو بذریعہ پیشاب خارج ہوتا ہوا بیمار کو آگاہ کر جاتا ہے۔ اس کے بعد بیمار کو درد کی شکایت نہیں ہوتی ہیں۔ قیمت ایک اونس دو روپے عہ

حب مفید النساء

یہ گولیاں عورتوں کی مشکل کشا ہیں۔ ان کے استعمال سے ایام ماہواری کی بے قاعدگی کم آنا۔ زیادہ آنا۔ نلوں کا درد۔ کمر کا درد۔ کولہوں کا درد۔ متلی۔ قے۔ چہرہ کی بے رونقی۔ چہرہ کی چھائیاں۔ ہاتھ پاؤں کی جلن۔ اولاد کا نہ ہونا وغیرہ سب امراض دور ہو جاتے ہیں اور بفضل خدا اولاد کا منہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک دو روپے عہ

المشتہر حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ دواخانہ معین الصحت قادیان۔ پنجاب

Digitized by Khilafat Library

بیروت ۱۸ نومبر۔ بیروت میں فساد کی آگ ابھی تک بھڑک رہی ہے کل عیسائیوں کی متعدد دکانیں لوٹ لی گئیں۔ پولیس اور فوج کے دستے شہر میں گردش کر رہے ہیں۔ اس وقت تک ۶ آدمی ہلاک اور ۲۷ مجروح ہو چکے ہیں۔ بعد کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حالات تشویشناک صورت اختیار کر رہے ہیں۔ کل رات مختلف مقامات پر جھڑپیں ہوئیں۔ کئی دکانیں تباہ کر دی گئیں۔

برلن ۱۸ نومبر۔ حکومت روس نے فسطائی سازش کے سلسلہ میں ۲۳ جرمنوں کو گرفتار کیا تھا۔ ان گرفتاریوں کے خلاف حکومت جرمنی نے احتجاج کیا تھا لیکن حکومت روس نے جرمنی کا احتجاج قبول نہیں کیا۔

پٹنہ ۱۸ نومبر۔ کلکتہ کی مشہور مخیر خاتون رانی چارہ شلا نے بالانند برہمچاری آشرم دیوگڑھ میں ایک مندر کی تعمیر کے لئے تین لاکھ روپیہ دیا ہے۔

لاہور ۱۸ نومبر۔ آج ایڈیشنل سیشن جج لاہور کی عدالت میں مسٹر کے ایل گابا کی ضمانت کا معاملہ پیش ہوا۔ تین ضمانتیں منظور ہو چکی ہیں۔ ایک کل منظور ہو جائیگی جس کے نتیجہ میں مسٹر گابا کل رہا ہو جائینگے۔

لکھنؤ کے اخبار ہمدم میں متھرا کے ایک پنڈت کا مکتوب شائع ہوا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں۔ کہ مسٹر ہیرالال گاندھی کے دوبارہ ہندو دھرم میں آنے کے متعلق میں پوچھنا چاہتا ہوں۔ کہ انہیں اسلام سے واپس لانے کے لئے کس قدر روپیہ دیا گیا۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ مسٹر ہیرالال کو تیس ہزار روپے کا نذرانہ پیش کیا گیا۔

لاہور ۱۸ نومبر۔ پولیس نے لاہور میں موٹر کاریں جلانے کے واقعات کے سلسلہ میں چند چھاپے مار کر چھ نوجوانوں کو کوشش کے الزام میں گرفتار کیا تھا آج پانچ نوجوانوں کو علیحدہ علیحدہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور اور ایک اور مجسٹریٹ کے روبرو پیش کیا گیا۔ ابھی مزید گرفتاریوں کی توقع ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ گرفتار شدگان کے خلاف مقدمہ چلایا جائے گا۔

لنڈن ۱۸ نومبر۔ روزنامہ "ڈیلی ٹیلی گراف" کا نامہ نگار استنبول سے

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

اطلاع دیتا ہے کہ ترکی میں عنقریب عورتوں کی جبری بھرتی کا اعلان کر دیا جائے گا۔ اندازہ کیا جاتا ہے۔ کہ عورتوں کو محارب کی حیثیت سے بھرتی نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ انہیں دفتروں اور نظم ونسق اور رسل و رسائل کی تسہیلات فراہم کرنے کے لئے رکھا جائے گا۔ اگر پارلیمنٹ کے موجودہ اجلاس میں کوئی قانون منظور ہو گیا۔ تو گرل سکولوں میں طالبات کے لئے فوجی کورس مقرر کر دئے جائیں گے۔

لنڈن ۱۸ نومبر۔ لنڈن میل سروس ٹرین نے الیسٹن اور گلاسگو کے درمیان ۴۰۱½ میل کی مسافت ۵ گھنٹے اور ۳۲ منٹ میں طے کر کے دنیا بھر کی تیز رفتاری کا ریکارڈ توڑ دیا ہے۔ ٹرین کی رفتار اکثر ۹۰ میل فی گھنٹہ سے زیادہ رہی اور ۵۶ میل سے کم کسی موقع پر بھی نہیں ہوئی۔ ڈرائیور کا بیان ہے کہ وہ چاہتا۔ تو ۱۰۰ میل فی گھنٹہ سے بھی زیادہ رفتار کر سکتا تھا۔

بنگلور ۱۸ نومبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ کولار کی سونے کی کانوں میں کورگام کے نزدیک کان میں ایک چٹان پھٹ گئی جس سے سات قلی ہلاک ہو گئے۔

جافہ (بذریعہ ڈاک) اعراب فلسطین کے مفاد کی حفاظت اور رائل کمیشن کے سامنے ان کے مطالبات پیش کرنے کے لئے ایک کمیٹی قائم کی گئی ہے جسے متعدد عرب اور مشرق قریب کے سلاطین کی نمائندگی حاصل ہے۔

الہ آباد ۱۸ نومبر۔ محکمہ آثار قدیمہ نے موضع دولت آباد ضلع بجنور کے قریب کھدائی کر کے پرانے سکے۔ مجسمے کتبے اور دوسری اہم تاریخی اشیا برآمد کی ہیں۔ اس وقت تک تین کھنڈروں اور شاہی محلات کا بھی پتہ لگایا گیا ہے۔ یہ شہر کسی قدیم راجہ کا دار السلطنت معلوم ہوتا ہے۔ مزید کھدائی شروع ہے اور اندازہ کیا جاتا ہے۔ کہ اس شہر سے بہت سی اہم اشیا برآمد ہوں گی۔

لاہور ۱۸ نومبر۔ صوبائی میڈیکل کانفرنس کے چھٹے اجلاس منعقدہ سیالکوٹ میں ایک ریزولیوشن کے ذریعہ نیم حکیموں اور فحش اشتہارات کے انسداد کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

لنڈن ۱۸ نومبر۔ مسٹر بٹلر نے قانون حکومت ہند کے ماتحت آئینی اصلاحات کے سلسلہ میں وہ احکام پیش کئے جن میں صوبجات ہند کے گورنروں اور گورنر برما کے لئے ہدایات مندرج تھیں۔ مسٹر بٹلر نے کہا۔ کہ شاہی مکتوب میں گورنروں کو جو ہدایات دی گئی ہیں۔ ان کی ضرورت اس وجہ سے پیش آئی۔ کہ ملازمین کے فرائض کی تشریح ضروری ہے۔ ان ہدایات پر روشنی ڈالتے ہوئے مسٹر بٹلر نے عام اصول بیان کئے۔ اور کہا۔ کہ اقلیتوں کو نمائندگی دی جائے۔ لیکن اس طرح کہ کابینہ کے احکام میں خلل واقع نہ ہو۔

مارسیلز ۱۸ نومبر۔ آج مارسیلز سے ۲۵ میل شمال مغرب کی طرف ایک بارود کے کارخانے میں آگ لگ گئی۔ جس کے نتیجہ میں ۳۰ آدمی ہلاک اور ۲۰۰ شدید مجروح ہوئے۔ قریب کا ایک گاؤں بالکل تباہ ہو گیا ہے۔ اس حادثے کی تباہ کاری کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ کارخانے سے بیس بیس میل کے فاصلے پر جتنے مکان تھے۔ سب کے دروازے اور کھڑکیاں چور چور ہو گئیں۔

راولپنڈی ۱۸ نومبر۔ راولپنڈی میں سکھ مسلم کشیدگی کو دور کرنے اور ۲۷ نومبر کو سکھ جلوس کے نکالنے کے سلسلہ میں سات اشخاص پر مشتمل ایک مصالحتی بورڈ مقرر کیا گیا۔ بورڈ مذکور کا ایک اہم اجلاس سپرنٹنڈنٹ پولیس کے دفتر میں منعقد ہوا۔ معلوم ہوا ہے کہ ایک سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ جسے بورڈ کے آئندہ اجلاس میں ضابطہ تحریر میں لایا جائے گا۔ اگر یہ سمجھوتہ تکمیل پذیر ہو گیا۔ تو سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان اس قسم کے تنازعات کا ہمیشہ کے لئے فیصلہ ہو جائے گا۔

میڈرڈ ۱۸ نومبر۔ ویلنشیا میں ایک ملاقات کے دوران میں ایک سرکاری جرنیل نے کہا۔ کہ جنگ دراصل اب شروع ہوئی ہے۔ جب تک ہسپانیہ کا ایک چپہ بھی مدافعت کے لئے باقی رہے گا۔ جنگ بدستور جاری رہے گی۔ کئی ہزار رضاکار جنہیں جنوبی فرانس کے متعدد مقامات سے بھرتی کیا گیا تھا۔ ہسپانیہ میں حکومت کی افواج میں شامل ہونے کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔

میڈرڈ ۱۸ نومبر۔ میڈرڈ پر اس قدر سخت ہوائی حملہ کیا گیا۔ کہ اس کی مثال نہیں ملتی۔ بیسیوں عمارتیں مسمار ہو گئیں۔ اور درجنوں آدمی ہلاک ہو گئے۔ باغیوں نے آتش ریز بم پھینکے۔ جس کی وجہ سے شہر کے متعدد حصوں میں آگ لگ گئی۔ دو ہسپتال جل کر راکھ ہو گئے۔ باغیوں کا ایک اعلان مظہر ہے کہ جنرل فرانکو کی فوج کے تین دستے پل عبور کر کے میڈرڈ کے کئی بازاروں پر قابض ہو گئے ہیں۔ لیکن ابھی تک لنڈن میں اس کے متعلق کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

بمبئی ۱۸ نومبر۔ شہر میں کامل امن وسکون ہے۔ پولیس کی گشت اور پہرہ بدستور ہے۔ اس ہنگامہ فساد میں کل ۸۰ آدمی ہلاک اور ۵۹۸ مجروح ہوئے ہیں۔ تین ہزار گرفتاریاں عمل میں آئیں ۵۷ دکانوں کو آگ لگائی گئی اور ۲۱۵ دکانوں اور مکانوں کو لوٹا گیا۔

امرتسر ۱۸ نومبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ پنجاب اسمبلی کے آئندہ انتخابات میں امیدوار کھڑے کرنے کے متعلق اکالی پارٹی اور کانگرس پارلیمنٹری بورڈ کے درمیان جو سمجھوتہ ہوا تھا۔ وہ بعض وجوہ کی بنا پر قائم نہیں رہ سکا۔

کانگڑہ ۱۸ نومبر۔ ضلع کانگڑہ کے ایک گاؤں میں بم پھٹنے سے ایک شخص اندھا ہو گیا۔ اور دو سخت زخمی ہوئے

Digitized by Khilafat Library

Digitized by Khilafat Library

ایک نئی فرحت

لاہور سے دہلی تک اور پھر واپس پہیوں والے مکان کے ذریعہ

چھ مسافروں اور دو ملازموں کے لئے دو کمروں میں نہایت آرام دہ جگہ اور آسائش مہیا ہے۔

کرایہ صرف ۴۹۳ روپے آٹھ آنے تین دن اور ۵۹۴ میلوں کے لئے

آپکی ریزرو شدہ گاڑی میں بجلی کے پنکھے اور قمقمے ہیں۔ دو غسلخانے ہیں۔ اور ایک باورچی خانہ۔ علاوہ رہائشی کمروں کے چینی کے برتن چھری کانٹا اور میز پوش بھی مہیا کئے گئے ہیں۔ پوری معلومات ذیل کے پتہ سے دریافت کیجئے:

چیف اوپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

محافظ اٹھرا گولیاں

رجسٹرڈ

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو — اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو — دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہوں یا حمل گر جاتا ہو یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ اس کو عوام اٹھرا اور اطبا اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ شاہی طبیب کی مجرب محافظ اٹھرا گولیاں اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ آپ کی یہ گولیاں ان کے لئے بہت ہی مقبول مجرب اور مشہور رہیں۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں۔ کئی خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے پڑے ہیں۔ ان گولیوں کے استعمال سے بچہ نہایت خوبصورت۔ توانا تندرست اور اٹھرا کے تمام اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ عہ شروع حمل سے آخر رضاعت تک گیارہ تولہ گولیاں خرچ ہوتی ہیں۔ یکمشت منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائے گا۔

پتہ:۔ عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

مشینری اور زراعتی آلات

نیشکر یعنی کماد کے لئے بیلنے چارہ کترنے کی مشینیں۔ آہنی رہٹ انگریزی ہل۔ آٹا پیسنے کی بیل چکیاں۔ فلور ملز۔ چاولوں کی مشینیں سیویاں۔ بادام روغن۔ قیمہ اور پھلوں سے رس نکالنے کی مشینیں وغیرہ خریدنے سے پیشتر ہماری باتصویر

— فہرست مفت —

طلب فرمایئے:

— ایم۔ اے رشید اینڈ سنز انجنیئرز احمدیہ بلڈنگ بٹالہ پنجاب —

ضرورت رشتہ

ایک معزز اور صاحب حیثیت دوست جن کی پہلی بیوی سے کوئی اولاد نہیں۔ نکاح ثانی کے خواہشمند ہیں۔ لڑکی کی عمر ۲۰ سال سے ۳۰ سال کے درمیان ہونی چاہیئے۔ بیوہ بھی ہو تو چنداں مضائقہ نہیں۔ مگر پہلی اولاد کوئی نہ ہو۔ صورت و سیرت کی خوبی اور دینداری و سلیقہ شعاری ضروری ہے۔ قومیت کی کوئی قید نہیں۔ مفصل حالات کے لئے خط و کتابت م معرفت مینجر صاحب الفضل ہو۔

تپدق کا علاج

دق کی بیماری پھیپھڑے کی ہو یا آنتوں کی اس کے لئے کندن کا طریقہ علاج شرطیہ طور پر دوسرے تمام علاجوں سے زیادہ مفید اور زیادہ کارآمد ثابت ہوا ہے۔ اس بے ہدف طریقہ علاج کی پوری تفصیل معلوم کرنے کے لئے نیچے کے پتہ سے رسالہ تپدق کا علاج مفت منگا کر پڑھیں۔ اور بیماری کا قیمتی وقت ضائع کرنے کی بجائے اس بیماری کے لئے دنیا کے سب سے بہتر علاج سے فائدہ اٹھائیں۔

کندن کیمیکل ورکس نئی دہلی

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library

ذکرِ حبیبؑ

یعنی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہدِ مبارک کی باتیں

۱۱- کیمیا

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے کیمیا گروں کے متعلق اخبار میں ایک قابلِ قدر مضمون دیا ہے۔ اسے پڑھکر مجھے یاد آیا ہے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس مبارک میں کیمیا گروں کا ذکر آیا۔ تو حضور نے فرمایا۔ کیمیا گر اس حرص پر کیمیا گری کے پیچھے پڑے رہتے ہیں۔ کہ ہمیں بلا محنت اس قدر سونا مل جائے۔ کہ بس ہم کچھ محتاج نہ رہیں۔ اور ہماری تمام ضرورتیں اس سونے کے ذریعہ سے پوری ہوتی رہیں۔ خود یہ نیت اور خیال ناجائز ہے۔ کیونکہ احتیاج کے وقت انسان اللہ تعالےٰ کی طرف جھکتا ہے۔ پھر خدا تعالےٰ کی طرف سے حاجت پوری ہوتی ہے۔ ان کے سبب اللہ ہی کے آگے شکریہ میں سر بسجود ہوتا ہے۔ انسان کی حالت وہی اچھی ہے۔ کہ وہ ہر دم اللہ تعالےٰ کی طرف توجہ رکھے۔ اور اسی کی طرف جھکا رہے لیکن حصول سونے کی کثرت سے اپنے آپ کو غنی بنانا چاہتا ہے۔ حالانکہ غنی تو صرف اللہ تعالےٰ کی ذات ہے۔ باقی سب اس کے محتاج ہیں۔ اور ہمیشہ محتاج رہیں گے ؎

(مفتی محمد صادق عفا اللہ عنہ ۸ ر نومبر ۱۹۳۶ء)

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللہِ

(رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

۱- صدر انجمن احمدیہ اس وقت سخت مالی پریشانی میں سے گذر رہی ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ اپنے چندوں کی باقاعدہ ادائیگی کی طرف اور اگر بقائے ہوں۔ تو ان کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں ؎

۲- اب تک تحریک جدید کا چندہ گزشتہ سال کی نسبت بہت کم وصول ہوا ہے۔ حالانکہ وعدہ زیادہ تھا۔ وعدہ کے لحاظ سے دس ہزار کی گزشتہ سال سے کمی ہے۔ حالانکہ مومن کا قدم پیچھے نہیں پڑتا۔ جن دوستوں نے اب تک چندہ ادا نہیں کیا۔ وہ توجہ کریں۔

۳- جو دوست خود ادا کر چکے ہیں۔ یا اکثر حصہ ادا کر چکے ہیں وہ جماعت کے دوسرے دوستوں کو اس طرف توجہ دلائیں۔ لوگ سینما اور کھیلوں کے لئے اپنے ضروری کام چھوڑ دیتے ہیں۔ کیا مومنین خدا تعالےٰ کے کام کے لئے اپنے اوقات کا ایک حصہ خرچ نہ کرینگے ؎

۴- جن دوستوں کے دل میں اس کام کی خواہش ہو۔ اور انہیں ان بھائیوں کے نام نہ معلوم ہوں۔ جنہوں نے ابھی تک کل یا اکثر چندہ ادا کرنا ہے۔ اپنے علاقہ کی فہرست دفتر تحریک سے منگوا لیں ؎

۵- اماموں کو چاہیئے۔ خطبات میں ان فرائض کی طرف جماعت کو توجہ دلاتے رہیں ؎

خاکسار :- مرزا محمود احمد

اخبارِ احمدیہ

درخواستہائے دعا ۱- جناب پیر زمان شاہ صاحب بی۔ اے ایل ایل۔ بی پلیڈر مانسہرہ صوبہ سرحد کی اسمبلی کے لئے بطور نمائندہ کھڑے ہو رہے ہیں۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ عبد الاحد مولوی فاضل (۲) صوبیدار ڈاکٹر ظفر حسن صاحب (لنڈی کوتل) بعارضہ زکام و بخار بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ ملک حبیب حسن قادیان (۳) میرے بچے مشتاق احمد کی سائیکل سے گر کر شانہ کی ہڈی اور دوسرے بچے حمید اللہ کی سیڑھی سے گرنے کی وجہ سے ہنسلی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد فضل الٰہی بھیرہ (۴) سید مشتاق احمد صاحب (سونگھڑہ) عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ ان کے لئے نیز برادرم فضل رب صاحب عمر (خورده ضلع پوری) کی صحت کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ حبیب حسن قادیان

ولادت ۱- میرے بڑے لڑکے سید عبد القیوم مدگاؤں کے ہاں ۸ ر نومبر لڑکی تولد ہوئی ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے امۃ الباسط نام تجویز فرمایا ہے۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے سید محمد اسمٰعیل قادیان (۲) مستری عبید اللہ ولد مستری عبد الحمید صاحب قادیان کے ہاں اللہ تعالےٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب اس کی درازیٔ عمر کے لئے دعا کریں۔ خاکسار محمد اسحاق قادیان۔ (۳) ۱۹ ر اکتوبر خاکسار کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ محمد یعقوب خان میرٹھ چھاؤنی (۴) ۲۷ ر اکتوبر خاکسار کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ولی محمد کوٹری (سندھ)

دعائے مغفرت مولوی سید سرمست حسین صاحب سنگھوری ۳۰ ر اکتوبر حرکت قلب بند ہو جانے [illegible] سے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم مخلص احمدی تھے احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار غلام قادر [illegible]

درخواست دعا

میرے ایک دوست دو نہایت اہم وجوہ سے سخت تکلیف میں ہیں۔ حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور جماعت احمدیہ کے تمام افراد کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو ہر دو امور میں کامیاب فرما کر مخلصی بخشے۔

خاکسار بشیر احمد خان (جائنٹ پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ)

سیرت النبی صلعم کے جلسوں کے مضامین

امسال سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کے لئے حسب ذیل تین مضامین مقرر کئے گئے ہیں۔

۱- جنگوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنے دشمنوں کے ساتھ سلوک اور اس بارہ میں آپکا مقدس اسوۂ حسنہ (۲) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعائیں (۳) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مستقبل کے متعلق عظیم الشان پیشگوئیاں

احباب کرام کو چاہیئے۔ کہ ان مضامین پر لیکچر دینے کے لئے تیاری کریں اور اہل قلم اصحاب انہی مضامین پر مضامین لکھکر بہت جلد الفضل میں بھجوا دیں۔ تاکہ خاتم النبیین نمبر میں شائع کئے جائیں ؎ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

Digitized by Khilafat Library

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۵ رمضان ۱۳۵۵ھ

علاقہ برار پر اعلیحضرت شہریار دکن کی سیادت کا عملی اعتراف

ایک دیرینہ قضیہ کا خوش کن فیصلہ!

ہندوستان کے ایسٹ انڈیا کمپنی کے قبضہ و اقتدار سے نکل کر براہ راست تاج برطانیہ کے زیر آنے سے قبل ۱۸۵۳ء میں لارڈ ڈلہوزی نے سب سڈیری سسٹم کے ماتحت ہندوستانی ریاستوں کا سرکاری علاقہ سے الحاق کرنے کی جو حکمت عملی اختیار کر رکھی تھی۔ اس سے نظام حیدر آباد کا علاقہ برار بھی محفوظ نہ رہ سکا چنانچہ اس وقت کے وائسرے مملکت آصفیہ کے ساتھ ایک معاہدہ کی رُو سے کنٹنجنٹ فوج کے اخراجات کی ادائیگی کے لئے برار کے علاقہ پر قبضہ کر لیا گیا۔ اگرچہ اس وقت یہ علاقہ نظام کی ملکیت میں تھا۔ لیکن اس کی زمامِ انصرام کلیۃً انگریزوں کے ہاتھ میں تھی۔ اس کے بعد ۱۹۰۲ء میں لارڈ کرزن نے یہ علاقہ نظام سے دائمی پٹہ پر لے لیا۔ لیکن چونکہ یہ صورت حالات تمام مقتضیات آئین و انصاف کے منافی تھی۔ اس لئے اعلیحضرت حضور شہریار دکن خلد اللہ ملکہٗ کی حکومت کئی سال سے اس علاقہ کو واپس لینے کی کوشش کر رہی تھی۔ اور اس وقت تک یہ معاملہ معرضِ التوا میں چلا آ رہا تھا۔ مقامِ مسرت ہے۔ کہ حضور نظام اور حکومتِ برطانیہ کے درمیان اس علاقہ کی واگذاری کے متعلق جو دیرینہ خط و کتابت اور گفت و شنید ہو رہی تھی۔ وہ ۲۴ر اکتوبر ۱۹۳۶ء کو ایک ایسے معاہدہ پر منتج ہوئی۔ جس میں اگرچہ علاقہ برار کو غیر مشروط طور پر دولت آصفیہ کے حوالے نہیں کیا گیا۔ تاہم اس کی رُو سے برار پر اعلیحضرت کی سیادت کو تسلیم کر لیا گیا ہے۔ اور یہ امر بہت حد تک مسلمانانِ ہند کی خوشی اور مسرت کا موجب ہے ہماری دلی خواہش تو یہ تھی۔ کہ حکومتِ برطانیہ انصاف کی مقتضیات اور بہترین دوستانہ تعلقات کو مدِ نظر رکھکر اس علاقہ کو کاملاً اور بغیر کسی شرط کے سلطنت آصفیہ کے سپرد کر دیتی۔ لیکن جدید معاہدہ کی رُو سے برار پر اعلیحضرت کی سیادت کو جس رنگ میں تسلیم کیا گیا ہے۔ اور جسے حضور نظام نے قبول فرما لیا ہے۔ وہ بھی بہت حد تک اطمینان بخش اور خوشکن ہے۔

اس نئے معاہدہ کی رُو سے آئندہ حضور نظام کا لقب ہز اگزالٹڈ ہائی نس نظام آف حیدر آباد و برار ہوگا۔ اور ولی عہد حیدر آباد شہزادہ برار کہلائینگے۔ صوبہ برار میں برطانی علَم کے ساتھ ساتھ حضور نظام کا پرچم بھی لہرائیگا۔ اور سی پی اور برار کا گورنر حضور نظام کے مشورہ کے بعد مقرر ہوا کریگا۔ نیز حضور نظام اپنے شاہی دربار صوبہ برار میں منعقد کر سکیں گے۔ چونکہ معاہدہ کی شرائط سے حضور نظام کے خسروی تسلط کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اس لئے معاہدہ کی دفعات کا ملخص درج ذیل کیا جاتا ہے۔

۱- حضور ملک معظم صوبہ برار پر حضور نظام کا شاہی و خسروی تسلط تسلیم کرتے اور اس کی تصدیق کرتے ہیں۔

۲- اعلیحضرت نظام اپنی طرف سے اور اپنے جانشینوں کی طرف سے اس معاہدے کی شرائط کے مطابق گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ مجریہ ۱۹۳۵ء کے ماتحت فیڈریشن آف انڈیا کو تسلیم کرتے ہیں۔

۳- حضور نظام اپنی طرف سے اور اپنے جانشینوں کی طرف سے صوبہ برار پر اس ایکٹ کا نفاذ قبول کرتے ہیں۔ برار پر حقوق خسروانہ و شاہانہ تو حضور نظام کے ہونگے۔ مگر صوبہ برار اور سی۔ پی پر حکومت ایک ہی ہوگی۔

۴- صوبہ سی۔ پی اور برار کا گورنر ملک معظم حضور نظام سے مشورہ کرنے کے بعد مقرر کریں گے۔ سی۔ پی میں گورنر ملک معظم کا نمائندہ ہوگا۔ اور برار پر وہ حضور نظام کی طرف سے حکومت کرے گا۔

۵- برار کے ہر حصہ میں برطانی پرچم کے ساتھ دولتِ آصفیہ کا پرچم لہرائیگا۔

۶- اعلیحضرت تاجدار دکن ملک معظم کے نمائندہ سے مشورہ کے بعد برار کے باشندگان کو مملکت آصفیہ کے خطابات مرحمت فرما سکیں گے۔

۷- حضور نظام صوبہ برار میں ملک معظم کے نمائندہ کے ساتھ مشورہ کے بعد شاہی دربار منعقد کر سکیں گے۔

۸- اعلیحضرت حضور شہریار دکن کو حق حاصل ہوگا۔ کہ ملک معظم کے نمائندہ کے ساتھ مشورے کے بعد گورنر صوبجات متوسط و برار کو مناسب مواقع پر سرکاری تقریبات میں شمولیت کے لئے مدعو کریں۔

۹- برار کی مساجد میں حضور کے نام کا خطبہ پڑھا جائے گا۔

۱۰- اگرچہ برار کے متعلق حضور نظام اور حکومت برطانیہ کے درمیان ۵ر نومبر ۱۹۰۲ء کا معاہدہ ختم ہو گیا ہے۔ مگر ملک معظم حضور نظام کو پچیس لاکھ روپے سالانہ کی رقم بدستور ادا کرتے رہیں گے۔

۱۱- صوبجات متوسط و برار کے دارالحکومت میں حضور نظام کا ایک ایجنٹ رہیگا جو برار سی۔ پی اور حیدر آباد سے متعلق مشترک امور میں حضور نظام کی حکومت کی آراء پیش کریگا۔ لیکن اسے صوبجات متوسط کے اندرونی معاملات میں دخل دینے کا حق حاصل نہ ہوگا۔

۱۲- برار کے [illegible] صوبجات متوسط کا گورنر ریاست حیدر آباد سے دیگر ہندوستانی ریاستوں کے تجارتی حقوق اور مفاد کی نگرانی کرے گا۔

۱۳- صوبجات متوسط اور برار کی مجلس وضع قوانین کے کسی بل کو منظور کرتے ہوئے صوبہ سی۔ پی و برار کا گورنر اس امر کی وضاحت کریگا۔ کہ صوبہ برار کے متعلق اس بل کے لئے وہ حضور نظام کی طرف سے منظوری دیتا ہے۔

اس معاہدہ پر ملک معظم کی طرف سے ہز ایکسی لینسی لارڈ لنلتھگو وائسرائے ہند اور حکومت نظام کی طرف سے خود اعلیحضرت حضور نظام نے دستخط ثبت کئے ہیں۔

حکومت برطانیہ اور حکومت نظام کے درمیان صوبہ برار کے متعلق یہ تصفیہ اس لحاظ سے بھی مسرت اور اطمینان کا موجب ہے۔ کہ ایک دیرینہ مسئلہ کو بطریق احسن نپٹا لیا گیا ہے۔ اور ہر دو حکومتوں کے درمیان وہ خوشگوار تعلقات جو پہلے سے استوار تھے۔ بہت حد تک تقویت پذیر ہو گئے ہیں۔ ہم اس بہجت افروز مفاہمت پر حکومت برطانیہ اور دولت آصفیہ دونوں کو مستحق مبارکباد سمجھتے ہیں۔

برار کے متعلق اس دیرینہ قضیہ کے کامیاب تصفیہ پر مسلمانانِ ہند عام طور پر اظہار مسرت کر رہے ہیں۔ اور اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ برار پر اعلیحضرت نظام کی سیادت کا اعتراف حضور ممدوح کی بہت بڑی کامیابی کی دلیل ہے۔ اور آپ کے جاہ و عظمت اور شوکت و سطوت کا بیّن ثبوت ہے۔

Digitized by Khilafat Library

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی یقیناً وحی نبوت تھی

الہام الٰہی سے مشرف ہونے کا دعوےٰ

اب میں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الہام و کلام الٰہی سے مشرف ہونے کا دعویٰ کیا؟

اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولین کتب میں سے ایک کا حوالہ پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"اے مسلمانو! سنو اور غور سے سنو! کہ اسلام کی پاک تاثیروں کو روکنے کے لئے جس قدر پیچیدہ افترا اس عیسائی قوم میں استعمال کئے گئے۔ اور پُر مکر حیلے کام میں لائے گئے۔ اور ان کے پھیلانے میں جان توڑ کر اور مال کو پانی کی طرح بہا کر کوششیں کی گئیں۔ یہاں تک کہ نہایت شرمناک ذریعے بھی جن کی تصریح سے اس مضمون کو منزہ رکھنا بہتر ہے۔ اسی راہ میں ختم کئے گئے۔ یہ کرسچین قوموں اور تثلیث کے حامیوں کی جانب سے وہ ساحرانہ کارروائیاں ہیں۔ کہ جب تک ان کے سحر کے مقابل پر خدا تعالےٰ وہ پُر زور ہاتھ نہ دکھائے۔ جو معجزہ کی قدرت اپنے اندر رکھتا ہو۔ اور اس معجزہ سے اس طلسم سحر کو پاش پاش نہ کرے تب تک اس جادوئے فرنگ سے سادہ لوح دلوں کو مخلصی ہونا بالکل قیاس اور گمان سے باہر ہے۔ سو خدا تعالےٰ نے اس جادو کے باطل کرنے کے لئے اس زمانہ کے سچے مسلمانوں کو یہ معجزہ دیا۔ کہ اپنے اس بندہ کو الہام اور کلام اور اپنی برکات خاصہ سے مشرف کرکے اور اپنی راہ کے باریک علوم سے بہرۂ کامل بخش کر مخالفین کے مقابل پر بھیجا۔ اور بہت سے آسمانی تحائف اور علوی عجائبات اور روحانی معارف و دقائق ساتھ دیئے۔ تا اس آسمانی پتھر کے ذریعہ سے وہ موم کا بت توڑ دیا جائے۔ جو سحر فرنگ نے طیار کیا ہے۔" (فتح اسلام ایڈیشن اول ص۶)

چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں اس دعوےٰ کا تکرار ذکر ہے۔ اس لئے زیادہ حوالے پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔

حضرت مسیح موعود کی وحی قطعی اور یقینی تھی

دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا آپ کی وحی قطعی اور یقینی تھی۔ اس کے متعلق حضور علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"جو کلام مجھ پر نازل ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ایک شوکت اور لذت اور تاثیر ہے وہ ایک فولادی میخ کی طرح میرے دل کے اندر دھنس جاتا ہے۔ اور تاریکی کو دور کرتا ہے۔ اور اس کے ورود سے مجھے ایک نہایت لطیف لذت آتی ہے کاش اگر میں قادر ہو سکتا۔ تو میں اس کو بیان کرتا۔ مگر روحانی لذتیں ہوں۔ خواہ جسمانی ان کی کیفیات کا پورا نقشہ کھینچکر دکھانا انسانی طاقت سے بڑھ کر ہے۔ ایک شخص ایک محبوب کو دیکھتا ہے۔ اور اس کی ملاحت حسن سے لذت اٹھاتا ہے۔ مگر وہ بیان نہیں کر سکتا۔ کہ وہ لذت کیا چیز ہے۔ اسی طرح وہ خدا جو تمام ہستیوں کا علت العلل ہے۔ جیسا کہ اس کا دیدار اعلےٰ درجہ کی لذت کا سرچشمہ ہے۔ ایسا ہی اس کی گفتار بھی اعلےٰ لذات کا سرچشمہ ہے۔ اگر ایک کلام انسان سُنے۔ یعنی ایک آواز اس کے دل پر پہونچے۔ اور اس کی زبان پر جاری ہو اور اس کو شبہ باقی رہ جائے۔ کہ شاید یہ شیطانی آواز ہے۔ یا حدیث النفس ہے۔ تو درحقیقت وہ شیطانی آواز ہوگی۔ یا حدیث النفس ہوگی۔ کیونکہ خدا کا کلام جس قوت اور برکت اور تاثیر اور روشنی اور لذت اور خدائی طاقت اور چمکتے ہوئے چہرہ کے ساتھ دل پر نازل ہوتا ہے۔ خود یقین دلا دیتا ہے۔ کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ اور ہرگز مُردہ آوازوں سے مشابہت نہیں رکھتا۔ بلکہ اس کے اندر ایک جان ہوتی ہے۔ اور اس کے اندر ایک طاقت ہوتی ہے۔ اور اس کے اندر ایک کشش ہوتی ہے۔ اور اس کے اندر یقین بخشنے کی ایک خاصیت ہوتی ہے۔ اور اس کے اندر ایک لذت ہوتی ہے۔ اور اس کے اندر ایک روشنی ہوتی ہے۔ اور اس کے اندر ایک خارق عادت تجلی ہوتی ہے۔ اور اس کے اندر ذرہ ذرہ وجود پر تصرف کرنے والے ملائک ہوتے ہیں۔ اور علاوہ اس کے اس کے ساتھ خدا کی صفات کے اور بہت سے خوارق ہوتے ہیں۔ اس لئے ممکن ہی نہیں ہوتا۔ کہ ایسی وحی کے مورد کے دل میں شبہ پیدا ہو سکے۔ بلکہ وہ شبہ کو کفر سمجھتا ہے۔ اور اگر اس کو کوئی اور معجزہ نہ دیا جائے۔ تو وہ اس وحی کو جو ان صفات پر مشتمل ہے۔ بجائے خود ایک معجزہ قرار دیتا ہے۔ ایسی وحی جس شخص پر نازل ہوتی ہے۔ اس شخص کو خدا کی راہ میں اور خدا کی محبت میں ایسے عاشق زار کی طرح بنا دیتی ہے۔ جو اپنے تئیں صدق و ثبات کے کمال کی وجہ سے دیوانہ کی طرح بنا دیتا ہے۔ اس کا یقین اس کے دل کو شہنشاہ کر دیتا ہے۔ وہ میدان کا بہادر اور استغنا کے تخت کا مالک بن جاتا ہے۔ یہی میرا حال ہے۔ جس کو دنیا نہیں جانتی:۔

قبل اس کے جو میں معجزات دیکھوں۔ اور آسمانی تائیدوں کا مشاہدہ کروں۔ میں اس کی کلام سے اس کی طرف ایسا کھینچا گیا۔ کہ کچھ عقل نہیں آتی۔ کہ مجھے کیا ہو گیا۔ تیز تلواریں میرے اس پیوند کو چھوڑا نہیں سکتیں۔ کوئی آگ مجھے ڈرا نہیں سکتی۔ وہ کشش جس نے میرے دل پر کام کیا۔ وہ دلائل سے باہر ہے۔ اور بیان سے بلند تر اور براہین سے بالاتر۔ ابتداء میں کلام تھا۔ اس کلام نے جو کچھ کیا سو کیا۔ وہ خدا جو نہاں در نہاں ہے۔ اس نے میری رُوح پر ابتداء میں محض کلام کے ساتھ تجلی کی۔ اور اپنے مکالمات کا دروازہ مجھ پر کھولا۔ بس وہی ایک بات تھی۔ جو بالخصوص میرے لئے کافی کشش ہوئی۔ اور حضرت احدیت کی طرف مجھے کھینچکر لے گئی۔ اور یہ کہ کلام کی طاقت نے میرے دل پر کیا کیا اثر ڈالے۔ اور مجھے کہاں تک پہونچا دیا۔ اور کیا کیا تبدیلیاں کیں۔ اور کیا میرے دل میں سے لے لیا اور کیا دے دیا۔ ان باتوں کو میں کن لفظوں میں ادا کروں۔ اور کس پیرایہ میں دلوں پر بٹھا دوں۔ جن خارق عادت عنایات کے ساتھ وہ مجھ سے نزدیک ہوا کوئی نہیں جانتا۔ مگر وہ۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ابتدا اس ترقی اور تعلق کا خدا کا کلام ہے۔ جس کی ناگہانی کشش نے مجھے ایسا اٹھا لیا۔ جیسا کہ ایک زبردست بگولا ایک تنکے کو ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ پھینک دیتا ہے۔ پس میرے پاس یہ ذکر کرنا کہ کیوں وہ کلام جو تم پر نازل ہوا حدیث النفس نہیں۔ یہ بات ایسی ہی ہے۔ جیسا کہ کوئی کہے۔ کہ کیوں ممکن نہیں۔ کہ تمہارا یہ خیال کہ تم آنکھوں سے دیکھتے ہو۔ اور زبان سے بولتے ہو اور کانوں سے سنتے ہو۔ یہ غلط خیال ہو:۔

پس عزیزو! تم سوچو اور سمجھ لو کہ کیا وہ شخص جس کو معلوم ہے۔ کہ میں آنکھ بند کرنے سے پھر کچھ دیکھ نہیں سکتا۔ اور کانوں کے بند کرنے سے پھر کچھ سن نہیں سکتا۔ اور زبان کے کاٹے جانے سے پھر کچھ بول نہیں سکتا۔ وہ ایسے منکرانہ جرح کو کچھ حقیقت نہیں سمجھیگا۔ یا شک میں پڑے گا۔ کہ شائد میں آنکھ سے نہیں دیکھتا اور کان سے نہیں سنتا۔ اور زبان سے نہیں بولتا سو اسی طرح میرا حال ہے۔ خدا کا کلام جو میرے پر نازل ہوا۔ اور ہوتا ہے۔ وہ میری روحانی والدہ ہے جس سے میں پیدا ہوا۔ اس نے مجھے ایک وجود بخشا۔ جو پہلے نہ تھا۔ اور ایک روح عطا کی ہے۔ جو پہلے نہ تھی۔ میں نے ایک بچہ کی طرح اس کی گود میں پرورش پائی۔ اور اس نے مجھے ہر ایک ٹھوکر سے سنبھالا۔ اور ہر ایک گرنے کی جگہ سے بچا لیا۔ وہ کلام ایک شمع کی طرح میرے آگے آگے چلا۔ یہاں تک کہ میں منزل مقصود تک پہنچ گیا۔ اس سے زیادہ کوئی بدذاتی نہ ہوگی۔ کہ میں یہ کہوں۔ کہ وہ خدا کا کلام نہیں ہے میں اسی طرح اس کو خدا کا کلام جانتا ہوں جس طرح میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ میں زبان سے بولتا ہوں۔ اور کانوں سے سنتا ہوں اور میں کیونکر اس سے انکار کروں۔ اسی نے تو مجھے خدا دکھلایا۔

اور چشمۂ شیریں کی طرح معارف کا پانی مجھے پلاتا رہا - اور ایک ٹھنڈی ہوا کی طرح ہر ایک حبس کے وقت میں مجھے راحت بخش ہوا - ..... کیا باوجود ان روشن ثبوتوں کے کوئی شک کا مقام ہو سکتا ہے - کیا یہ باتیں پھینک دینے کے لائق ہیں - کہ ایک کلام جس نے معجزہ کی طاقت دکھلائی - اور اپنی قوی کشش ثابت کی - اور غیب کے بیان کرنے میں وُہ بخیل نہیں نکلا - بلکہ ہزارہا امور غیبیہ اس نے ظاہر کئے - اور ایک باطنی کمند سے مجھے اپنی طرف کھینچا - اور ایک کمند دنیا کے سعید دلوں پر ڈالا - اور میری طرف ان کو لایا - اور ان کو آنکھیں دیں - جن سے وُہ دیکھنے لگے - اور کان دیئے - جن سے وُہ سُننے لگے - اور صدق و ثبات بخشا - جس سے وُہ اس راہ میں قربان ہونے کے لئے موجود ہو گئے - تو کیا یہ تمام کاروبار شیطانی یا وسوسۂ نفسانی ہے - کیا شیطان خدا کے برابر ہو سکتا ہے؟ تو پھر کیوں وُہ تمہاری مدد نہیں کرتا۔

سنو! وُہ جس نے یہ کلام نازل کیا وُہ کیا کہتا ہے؟ اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا - کہ میں اپنی چمکار دکھلاؤنگا اور اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا دُنیا میں ایک نذیر آیا - پر دُنیا نے اس کو قبول نہ کیا - لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا - سو ضرور ہے - کہ یہ زمانہ گزر نہ جائے - اور ہم اس دُنیا سے کُوچ نہ کریں - جب تک خدا کے وُہ تمام وعدے پورے نہ ہوں" (نزول المسیح صفحہ ۸۵-۸۹)

اس راحت بخش اور روح افزا کلام کا ایک ایک فقرہ گواہ ہے - کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جو کلام نازل ہوا - وُہ ایسا قطعی اور یقینی ہے - کہ اس میں ذرہ بھر شبہ کی گنجائش نہیں

انبیاء کی وحی کے ہم رنگ وحی

تیسرا سوال یہ ہے - کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی انبیاء کی وحی کے ہم رنگ تھی - اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے کلام میں فرماتے ہیں:-

"میرے نادان مخالفوں کو خدا روز بروز انواع و اقسام کے نشان دکھلا کے ذلیل کرتا جاتا ہے - اور میں اس کی قسم کھا کر کہتا ہوں - کہ جیسا کہ اس نے ابراہیم سے مکالمہ مخاطبہ کیا - اور پھر اسحاق سے اور اسمٰعیل سے اور یعقوب سے اور یوسف سے اور موسےٰ سے اور مسیح ابن مریم سے - اور سب کے بعد نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہم کلام ہوا - کہ آپ پر سب سے زیادہ روشن اور پاک وحی نازل کی - ایسا ہی اس نے مجھے بھی اپنے مکالمہ و مخاطبہ کا شرف بخشا ..... اور یہ مکالمہ الہٰیہ جو مجھ سے ہوتا ہے - یقینی ہے اگر میں ایک دم کے لئے بھی اس میں شک کروں - تو کافر ہو جاؤں - اور میری آخرت تباہ ہو جائے وُہ کلام جو میرے پر نازل ہوا - قطعی اور یقینی ہے - اور جیسا کہ آفتاب اور اس کی روشنی کو دیکھ کر کوئی شک نہیں کر سکتا کہ یہ آفتاب اور اس کی روشنی ہے - ایسا ہی میں اس کلام میں بھی شک نہیں کر سکتا جو خدا کی طرف سے میرے پر نازل ہوتا ہے" (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۴-۲۵)

اسی طرح ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں:

"اول یہ وسوسہ ..... کہ کیوں یہ تمہاری وحی از قبیل اضغاث احلام اور حدیث النفس نہیں ہے - اس کا یہی جواب ہے - کہ جیسا کہ وحی تمام انبیاء علیہم السلام کی حضرت آدم سے لے کر آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم تک از قبیل اضغاث احلام و حدیث النفس نہیں ہے - ایسا ہی یہ وحی بھی ان شبہات سے پاک اور منزہ ہے - اور اگر کہو کہ اس وحی کے ساتھ جو اس سے پہلے انبیاء علیہم السلام کو ہوئی تھی - معجزات اور پیش گوئیاں ہیں تو اس کا جواب یہ ہے - کہ اس جگہ اکثر گزشتہ نبیوں کی نسبت بہت زیادہ معجزات - اور پیشگوئیاں موجود ہیں - بلکہ بعض گزشتہ انبیاء علیہم السلام کے معجزات اور پیشگوئیاں کو ان معجزات اور پیشگوئیوں سے کچھ نسبت ہی نہیں - اور نیز ان کی پیش گوئیاں اور معجزات اس وقت محض بطور قصوں اور کہانیوں کے ہیں - مگر یہ معجزات - اور پیش گوئیاں ہزارہا لوگوں کے لئے واقعات چشم دید ہیں - اور اس مرتبہ اور شان کے ہیں - کہ اس سے بڑھ کر متصور نہیں - یعنے دُنیا میں ہزارہا انسان ان کے گواہ ہیں مگر گزشتہ نبیوں کے معجزات اور پیشگوئیوں کا ایک بھی زندہ گواہ پیدا نہیں ہو سکتا - باستثناء ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ آپ کے معجزات اور پیشگوئیوں کا اب زندہ گواہ موجود ہوں اور قرآن شریف زندہ گواہ موجود ہے" (نزول المسیح صفحہ ۸۱-۸۳)

ان الفاظ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی وحی کو دوسرے انبیاء علیہم السلام کی وحی سے کسی صورت میں کم نہیں ٹھیرایا - اور ایک سعید رُوح کو اس امر کے تسلیم کرنے سے کوئی چارہ نہیں - کہ آپ کی وحی بھی وحیٔ نبوت ہے - مولوی محمد علی صاحب کا اپنی کتاب میں یہ لکھنا - کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں انا اوحینا الیک کما اوحینا الیٰ نوح والنبیین من بعدہ (کہ ہم نے اے محمدؐ! تیری طرف اسی طرح وحی کی جس طرح تجھ سے پہلے نوحؑ اور اس کے بعد انبیاء کی طرف) آیت نازل فرما کر یہ بیان فرما دیا - کہ سب انبیاء کی وحی ایک قسم کی ہے اور جبرئیل کے ذریعہ نازل کی گئی - پس سب کی وحی وحیٔ نبوت ہوئی (النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۱۲) اگر صحیح ہے - تو یقیناً ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان کلمات کا مطالعہ کرکے کہ میری وحی بھی بعینہٖ پہلے انبیاء کے ہم رنگ ہے - یہ یقین کرنے کے حقدار ہیں - کہ آپ کی وحی بھی "وحیٔ نبوت" ہے - چنانچہ ایک اور جگہ حضور علیہ السلام صاف الفاظ میں فرماتے ہیں

ومن اللّٰہ علیّ بالوحی والالہام کما کلّم بوسلہ الکرام - یعنی خدا تعالےٰ نے اپنے احسان سے مجھے شرف وحی و الہام عطا فرمایا - اور مجھ سے ویسا ہی کلام کیا - جیسا کہ اپنے معزز و برگزیدہ رسولوں کے ساتھ کیا - (الاستفتاء صفحہ ۲۰)

اب تو مولوی صاحب کو اس بات پر کوئی اعتراض نہ ہونا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر انبیاءؑ کی وحی ایک ہی قسم اور ایک ہی طرز اور ایک ہی رنگ کی تھی۔

حضرت مسیح موعودؑ کا اپنی وحی پر ایمان

اس سوال کے جواب میں ایک اور پہلو بھی قابل غور ہے - اور وُہ یہ کہ اگر بقول مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی دوسرے انبیاء کی طرح نہ تھی - بلکہ اس کے وسوسۂ شیطانی ہونے کا یا اس میں غلطی کا امکان تھا - تو آپ اس پر یقیناً ویسا ایمان ہرگز نہ رکھ سکتے تھے - جیسا کہ دوسرے انبیاء کی یقینی اور منزہ وحی پر - مگر ہم دیکھتے ہیں - کہ آپ کی تحریرات مولوی صاحب کے اس خیال کے بالکل خلاف پڑی ہیں - چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"میں خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں - کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں - جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر - اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں - اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۱)

اسی طرح ایک اور جگہ آپ فرماتے ہیں:-

"مجھے اس خدا کی قسم ہے - جس نے مجھے بھیجا ہے - اور جس پر افترا کرنا لعنتیوں کا کام ہے - کہ اس نے مسیح موعود بنا کر مجھے بھیجا ہے - اور میں جیسا کہ قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں - ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے خدا کی اس کھلی کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں - جو مجھے ہوئی ... جس کی سچائی اس کے متواتر نشانوں سے مجھ پر کھل گئی - اور میں بیت اللہ میں کھڑے ہو کر یہ قسم کھا سکتا ہوں - کہ وُہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے - وُہ اسی خدا کا کلام ہے - جس نے حضرت موسےٰؑ اور حضرت عیسےٰؑ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پر اپنا کلام نازل کیا" (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۶)

پس اس میں کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں - کہ آپ کی وحی انبیاء علیہم السلام کی وحی کی طرح پاک - منزہ اور یقینی تھی - خاکسار محمد صادق مولوی فاضل مبلغ

Digitized by Khilafat Library

کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے امتحان کا بہترین اثر

از خان صاحب عبد المجید خان صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ریٹائرڈ

جب سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے امتحان کا سلسلہ جاری ہوا ہے میں قریباً ہر امتحان میں شامل ہوتا رہا ہوں کیونکہ امتحان کے خیال سے پوری طیاری اور غور سے کتب کا مطالعہ کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ جس کی وجہ سے بہت بڑا فائدہ امتحان دینے والے کو یہ پہنچتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھکر عرفانِ الٰہی کا ایسا تازہ دودھ ملتا ہے۔ جو دوسری تصانیف سے ہرگز حاصل نہیں ہوتا۔ حضور کی کتب کے الفاظ دل پر اثر کرنے والے اور رُوح کو تازہ کرنے والے ہوتے ہیں۔ بلکہ میری تو بعض وقت ایسی کیفیت ہو جاتی ہے۔ کہ خوشی سے اچھلنے کو دل چاہتا ہے امسال ۲۶ نومبر کو امتحان ہوا۔ اس میں فتح اسلام۔ توضیح مرام۔ رسالہ سچائی کا اظہار و انجام آتھم کتب مقرر تھیں اور میں نے اب کے بھی امتحان دیا ہے۔ چاروں کتب کے مضامین نہایت دلربا اور زندگی بخش ہیں۔ لیکن میں اس وقت اختصار کو مدنظر رکھتا ہؤا۔ محض فتح اسلام میں سے چند وہ الفاظ جنہوں نے میرے قلب پر عظیم الشان اثر کیا اور جن کو میں نے لکھ کر اپنے سامنے میز پر رکھا ہؤا ہے جب دل حظ اٹھانا چاہتا ہے۔ تو ان الفاظ کو بار بار پڑھ کر سرور حاصل کر لیتا ہوں۔ چونکہ مجھکو کمال لذت حاصل ہوئی ہے۔ اس لئے میں قارئین الفضل کو اس میں شامل کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

ان الفاظ کے بیان کرنے سے اوّل کتاب مذکور کی کچھ عبارت ذیل میں درج کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے الٰہی کارخانہ دین اسلام کی حمایت کے لئے حضور کے سپرد کیا ہے۔ کیونکہ جس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا گیا ہے۔ وہ ایسا تاریک زمانہ ہے کہ کیا ایمانی اور کیا عملی جس قدر امور ہیں سب میں سخت فساد واقع ہو گیا ہے اور ایک تیز آندھی ضلالت اور گمراہی کی ہر طرف سے چل رہی ہے۔ وہ چیز جس کو ایمان کہتے ہیں وہ چند لفظوں نے لے لی ہے جن کا محض زبان سے اقرار کیا جاتا ہے۔ اور وہ امور جن کا نام اعمال صالحہ ہے۔ ان کا مصداق چند رسوم یا اسراف اور ریاکاری کے کام سمجھے گئے ہیں۔ اور جو حقیقی نیکی ہے۔ اس سے کلّی بے خبری ہے۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اصلاح خلق کے لئے بھیجکر کئی شاخوں پر اپنا تائیدِ حق اور اشاعت اسلام کو تقسیم کر دیا جن کے پڑھنے سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام کا پاک وجود امور متعلق روحانیات کے امراض کے علاج اور ترقی کے لئے اعلیٰ ترین ڈاکٹر کی طرح ہوتا ہے۔ جو ہر طرح کے امراض معمولی دیکھنے کے لئے بطور ماہر خاص یعنی Specialists کی طرح ہوتے ہیں۔ جو امراض رُوحانی کا علاج اپنی قوت روحانی کی مقناطیسی کشش اور روح القدس کی خاص تائید سے کرتے ہیں اور عمل جراحی بھی کیا جاتا ہے۔ گویا انبیاء کے پاک گروہ نے روحانی امراض کے لئے ہسپتال کھولا ہؤا ہوتا ہے۔ چنانچہ حضور نے الٰہی کارخانہ کی تیسری شاخ کے متعلق جو الفاظ تحریر فرمائے ہیں۔ ان سے اس پر پُوری روشنی پڑتی ہے۔ چنانچہ حسب ذیل پانچ شاخوں کا ذکر فرمایا ہے۔

اول۔ تالیف و تصنیف۔

دوم۔ اس کارخانہ کے متعلق اشتہارات اتمام حجت کی غرض سے۔

سوم۔ شاخ اس کارخانہ کی واردین و صادرین اور حق کی تلاش کے لئے سفر کرنیوالوں کی ہے۔

چوتھی شاخ اس کارخانہ الٰہی کی مکتوبات ہیں۔ جو حق کے طالبوں یا مخالفوں کو بھیجے جاتے ہیں۔

پانچویں شاخ بیعت کرنیوالوں کا سلسلہ ہے

ان پانچ شاخوں میں سے تیسری اور پانچویں شاخ کے بیان میں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الفاظ تحریر فرمائے ہیں۔ جو میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ وہ حسب ذیل ہیں۔

اس کارخانہ کی تیسری شاخ واردین اور صادرین اور حق کی تلاش کیلئے سفر کرنے والے ہیں۔ اور دیگر اغراض متفرقہ سے آنیوالے ہیں۔ جو اس آسمانی کارخانہ کی خبر پاکر اپنی اپنی نیتوں کی تحریک سے ملاقات کے لئے آتے رہتے ہیں۔ عام قاعدہ نبیوں کا یہی تھا۔ کہ ایک محل شناس لیکچرار کی طرح ضرورتوں کے وقتوں میں مختلف مجالس اور محافل میں ان کے حال کے مطابق رُوح سے قوت پاکر تقریریں کرتے تھے۔ اور مخاطبین کو شغل اور افسانہ کی طرح کچھ نہ سناتے تھے۔ بلکہ ان کو بیمار دیکھکر اور طرح طرح کے آفات رُوحانی میں مبتلا پاکر علاج کے طور پر ان کو نصیحتیں کرتے تھے۔ یہی قاعدہ عاجز ملحوظ رکھتا ہے۔ اور واردین اور صادرین کی استعداد کے موافق اور ان کی ضرورتوں کے لحاظ سے اور ان کے امراض لاحقہ کے خیال سے ہمیشہ باب تقریر (میں باب تقریر کا نام ہسپتال روحانیات رکھونگا) کھلا رہتا ہے۔ کیونکہ بُرائی کو نشانہ کے طور پر دیکھکر اس کے روکنے کے لئے نصائح ضروریہ کی تیر اندازی کرنا (راقم کے مذاق کے مطابق یہ معنے ہیں۔ کہ جو جو مواد ردیہ انسان کے روحانی قالب میں پائے جاتے ہیں مثلاً انکار وجود باری تعالےٰ۔ یا وجود ملائکہ و عالمِ آخرت کا نہ ماننا۔ ایسے بد خیالات کو جو عوارض روحانی ہیں۔ ان کو ڈاکٹر جسمانی کی طرح باہر نکالتے ہیں۔ یعنی عظیم الشان دلائل سے بد عقائد کو مریض کے اندر سے باہر نکال کر پھر جس طرح ڈاکٹر جسمانی زخم کو مندمل کرنے کے لئے مرہم پٹی کرتا ہے۔ اسی طرح انبیاء علیہم السلام و مصلحین کا پاک گروہ صحت کے لئے حقیقت سمجھاتے ہیں۔ جو مرہم پٹی کے قائم مقام ہوتا ہے) اور بگڑے ہوئے اخلاق کو ایسے عضو کی طرح پاکر جو اپنے محل سے ٹل گیا ہو۔ اپنی حقیقی صُورت اور محل پر لانا۔ جیسے یہ علاج بیمار کے اُوپر ہونے کی حالت میں مقصور ہے۔ اور کسی حالت میں کماحقہ مقصود نہیں۔"

مجھے یہ الفاظ بڑی لذت دیتے ہیں کہ بگڑے ہوئے اخلاق کو حضور نے جس طرح انسانی جسم کا عضو اپنی اصلی جگہ سے اُتر جاتا ہے۔ (Dislocation) اور جسم کے لئے باعث تکلیف ہو کر جسم کو بدنما بنا دیتا ہے۔ اسی طرح فرمایا کہ اخلاقی قوتیں جو بر محل استعمال نہ ہوں۔ ان کو اپنے اصلی مقام پر لانا اسی طرح ہے جس طرح ٹوٹے ہوئے بازو یا ٹانگ کو ڈاکٹر اصلی جگہ پر رکھکر باندھ دیتا ہے۔ پھر حضور فرماتے ہیں۔ بد اخلاقی کا علاج کرنے کے لئے مریض روحانی یعنی جو انسان اخلاقی قوتوں کا برمحل استعمال نہ کرتا ہو۔ اس کا ڈاکٹر روحانی کے سامنے رہنے پر ہی کماحقہ علاج ہو سکتا ہے۔

پانچویں شاخ میں جو الفاظ حضور نے

فون نمبر ۹۳۵
قدرتی طریقہ علاج کی
جلد آس ڈی دیویمن
جام تندرستی
بہترین و لاثانی دوا چھپ
وزنہ دوسرا ایڈیشن کا انتظار کریں
مصنفہ ڈاکٹر دولت رام صاحب شرما ماہر معالج قدرتی طریقہ علاج کے دیرینہ تجربات و امریکہ و جرمنی کے وسیع معلومات کا نچوڑ ہے۔ قیمت مجلد ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک ہمارے ہسپتال میں بغیر دوائی اور اپریشن کے ہر قسم کی دیرینہ و پوشیدہ اور امراضِ مخصوصہ کا علاج کیا جاتا ہے۔
دی نیچر کیور کلینک ۴۰ انسبت روڈ لاہور

Digitized by Khilafat Library

تحریر فرمائے ہیں۔ ان سے زمانۂ موجودہ کا نقشہ۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض و ضرورت کا پتہ لگتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"پانچویں شاخ اس کارخانہ کی جو خدا تعالیٰ نے اپنی خاص وحی اور الہام سے قائم کی۔ مریدوں اور بیعت کرنے والوں کا سلسلہ ہے۔ چنانچہ اُس نے اس سلسلہ کے قائم کرنے کے وقت مجھے فرمایا۔ کہ زمین میں طوفانِ ضلالت برپا ہے۔ تو اس طوفان کے وقت میں یہ کشتی طیار کر جو شخص اس کشتی میں سوار ہوگا۔ وہ غرق ہونے سے نجات پائے گا۔ اور جو انکار میں رہے گا۔ اس کے لئے موت درپیش ہے"

میں آخر میں جناب ناظر صاحب تعلیم و تربیت کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ کہ انہوں نے یہ نیک تجویز امتحانات کی شروع فرمائی ہوئی ہے۔ میرا ناقص خیال تو یہ ہے۔ کہ اس امتحان میں بجز خاص رکاوٹ کے سب احباب کو شامل ہونا چاہیئے۔ تاکہ ان کے ایمان تازہ ہوں۔ اور اس دولت سے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرفت اللہ تعالیٰ نے اس پُر فتن زمانہ میں عطا فرمائی بہرہ ور ہوسکیں۔

احمدیت کا پیغام اُردو
تبلیغ کے لئے تحفہ
سر محمد ظفر اللہ خان کا لیکچر

کیونکہ چودھری صاحب کی شخصیت کی وجہ سے لوگ اسے شوق سے پڑھیں گے اس میں جناب چودھری صاحب کی سب سے شاندار تصویر ہے اس رسالہ میں احمدیت کو نئی روشنی میں پیش کیا گیا ہے اپنی مقبولیت کی وجہ سے ہزارہا کی تعداد میں شائع ہوچکا ہے۔ فی رسالہ صرف ایک آنہ قادیان سے منگوائیے۔

اصل بیاض نورالدین رضہ دو روپے عہ

اچھوتوں کو مساوات کون دے سکتا ہے؟

از جناب سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار "نور" قادیان

صدیوں کی ذلت آمیز زندگی گزارتے ہوئے اس مذموم حالت سے نکلنے کے لئے اچھوتوں میں جو احساس پیدا ہو رہا ہے۔ اس نے قریباً سب اہل مذاہب کو بیدار کر دیا ہے۔ اور ہر ایک مذہب والوں کی یہی خواہش ہے۔ کہ اچھوت ان کے ساتھ وابستہ ہو جائیں۔ ایسے مذاہب میں سے اس وقت پانچ خصوصیت سے اپنی جدوجہد کا ثبوت دے رہے ہیں۔ سناتنی - آریہ - عیسائی - سکھ اور مسلمان - اب قابل غور بات یہ رہ جاتی ہے۔ کہ ان مذاہب میں سے حقیقتاً کونسا مذہب کہلانے والے اچھوتوں کو روحانی - تمدنی - معاشرتی - مساوات دے سکتا ہے۔

سناتنی اور اچھوت

سب سے پہلے میں سناتنیوں کو لیتا ہوں۔ منوسمرتی - اور منوشاستر جو سناتنیوں کے ہاں مقدس اور مسلمہ کتب ہیں۔ ان میں کہلانے والے شودروں کو کس نظر سے دیکھا گیا ہے اور ان کی نسبت کیسے احکام صادر کئے گئے ہیں۔ لکھا ہے:۔

"شودر کے لئے ایک ہی کرم (فعل) پربھو (خدا) نے ٹھہرایا ہے۔ یعنی اچھے دل سے برہمن، کشتری - ویش ذاتوں کی خدمت کرنا" (منو ادھیائے شلوک ۹۱)

پھر لکھا ہے "جو شخص شودر کو دھرم کا اپدیش دیتا ہے۔ وہ معہ شودر کے دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں گرایا جاتا ہے" (منو ادھیائے ۴۔ شلوک ۸۹)

یہ تعلیم کسی تشریح کی محتاج نہیں ہے۔ یعنی اور تو اور جو شخص شودر کو بھلی بات بھی کہے۔ اور نصیحت کرے وہ بھی معہ شودر دوزخ کے سب سے اسفل طبقے میں گرایا جاتا ہے۔ گویا یہ بدقسمت گروہ اس قابل بھی نہیں سمجھا گیا۔ کہ اسے کچھ نصیحت ہی کی جائے۔ اسی پر بس نہیں لکھا ہے:۔

"شودر کے پاس بھی وید وغیرہ نہ پڑھے" (منو ادھیائے ۴ شلوک ۹۹) یعنی شودر کے کان میں کوئی علمی یا ناصحانہ قول کی آواز بھی نہ پڑنی چاہیئے۔

پھر لکھا ہے:۔

"جو ذات میں برہمن ہو۔ اور برہمن کا کام کچھ بھی نہ کرتا ہو بے وقوف ہو وہ بھی راجہ کو دھرم اپدیش (پند و نصائح) کر سکتا ہے۔ اور شودر کیسا ہی ہو۔ وہ اپدیش نہیں کرسکتا" (منو ادھیائے ۸ شلوک ۲۰)

صرف اسی پر اکتفا نہیں۔ لکھا ہے:۔

"جو شودر برہمن کو دھرم اپدیش کرے۔ اس کے منہ اور کان میں راجہ گرم تیل ڈلوا دے" (منو ادھیائے ۸ شلوک ۲۷۲)

منوجی کی اس تعلیم کی موجودگی میں سوامی دیانند کی اس تعلیم کی حقیقت اور وزن کچھ نہیں رہتا۔ جو انہوں نے ستیارتھ پرکاش سمولاس ۴ صفحہ ۱۰۹ میں لکھی ہے "کہ جو برہمن ہو کر بے وقوف ہو۔ وہ شودر ہے"

کیونکہ ہندو مذاہب کے سب سے بڑے مقنن اور شارح منوجی یہ کہتے ہیں۔ کہ برہمن بہرحال برہمن ہے خواہ وہ بے وقوف ہی کیوں نہ ہو۔

پھر لکھا ہے کہ:۔

"جو شودر بلند آواز سے برہمن وغیرہ کے نام کو دُر ذات کہے۔ تو اس کے مونہہ میں بارہ اُنگل لوہے کی جلتی سلاخ ڈال دینی چاہیئے" (منو ادھیائے ۸ شلوک ۲۷۱)

پھر لکھا ہے:۔

"اگر شودر برہمن یا کشتری یا ویش کے ساتھ ایک آسن پر بیٹھے۔ تو اس کی کمر میں نشان کرکے نکال دیں۔ خواہ اس کے سرین کو کاٹ دیں۔ کہ وہ مرنے نہ پائے (منو ادھیائے ۸ شلوک ۲۸۱)

گویا ان کہلانے والے بدقسمت شودر کو اتنا بھی حق نہیں۔ کہ اگر کشتری یا ویش زمین پر بیٹھے ہوں۔ تو یہ وہاں بیٹھ سکے۔ اس کے لئے تین ہی صورتیں ہیں۔ یا تو کھڑا رہے۔ یا زمین میں گڑھا کھود کر بیٹھے۔ یا پھر اپنے سُرین کو اس حد تک زخمی کرائے کہ مرنے نہ پائے۔

پھر لکھا ہے:۔

"جو شودر برہمن کے بال و گلا و پاؤں وغیرہ کو پکڑے۔ اس کا ہاتھ کاٹ دینا چاہیئے اور اس بات کا خیال تک بھی نہ ہونا چاہیئے کہ اس کو تکلیف ہوگی" منو ادھیائے ۸ شلوک ۲۸۳)

ذرا اور دیکھئے "شودر صاحب قدرت ہو کر بھی دولت جمع نہ کرے۔ کیونکہ شودر دولت پاکر برہمن کو تکلیف دیتا ہے" (منو ادھیائے ۱۰ شلوک ۱۲۹)

"اگر یہ شودر لالچ سے بڑوں کے کام کرکے دولت جمع کرے۔ تو راجہ کو چاہیئے کہ اس کی دولت چھین کر اس کو جلد اپنے ملک سے باہر نکال دے" (منو ادھیائے ۱۰ شلوک ۹۶) یعنی چوری سے نہیں۔ ڈاکہ سے نہیں۔ اگر جائز محنت سے شودر دولت جمع کرے۔ تو صرف یہی نہیں۔ کہ راجہ اس کی دولت چھین لے۔ بلکہ اسے اپنے ملک سے بھی باہر نکال دے۔

"برہمن شودر سے دولت لے لے اس میں کچھ بچار نہ کرے۔ کیونکہ وہ دولت کچھ اس کی ملکیت نہیں ہے۔ وہ بے زر ہے۔ وہ شودر جو دولت جمع کرے۔ اس دولت کا مالک اس کا سوامی (برہمن) ہے" (منو ادھیائے ۸ شلوک ۴۱)

یہ تو ہیں شودروں کے متعلق سناتنیوں کی کتب مقدسہ کے احکام۔ اب ہم نے یہ دیکھنا ہے۔ کہ سناتنیوں کا طرز عمل کیا ہے۔ سو ان کا طرز عمل بھی کسی تشریح کا محتاج نہیں ہے۔ کیونکہ آج تک اور تو اور سناتنی بیچارے شودروں کو اتنا حق بھی نہیں دے سکے۔ کہ وہ مندروں میں جا کر مورتیوں کو دیکھ سکیں۔ تمدنی اور معاشرتی حقوق تو رہے دُور۔

آریہ اور شودر

اب ہم ہندوؤں کے اصلاح یافتہ فرقہ کو لیتے ہیں جسے عرف عام میں آریہ کہا جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library

اور جو ہر ایک اصلاحی تحریک میں پیش پیش رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور جو اچھوت ادّھار یا اچھوتوں کو اپنے ساتھ وابستہ رکھنے کے لئے غیر معمولی بیتابی کا اظہار کر رہے ہیں۔ اس کے لئے ستیارتھ پرکاش جو آریوں کے گورو سوامی دیانند جی کی مشہور و معروف تصنیف ہے کے سمولاس ۴ صفحہ ۱۶ پر سوامی جی شودروں کے لئے یہ حکم نافذ فرماتے ہیں۔ کہ

"شودر کو چاہیئے۔ کہ برہمن کشتری۔ اور ویش کی خدمت مناسب طریق پر کرے اور اسی سے اپنی وجہ معاش پیدا کرے شودر کا یہی ایک کام اور وصف ہے۔" (ستیارتھ سمولاس ۴ صفحہ ۱۶)

گویا اسے پڑھنے لکھنے کا حق نہیں زراعت کا حق نہیں۔ ملازمت کا حق نہیں کوئی پیشہ اختیار کرنے کا حق نہیں۔ اس کا صرف یہی کام ہے۔ کہ وہ اعلےٰ ذاتوں کی خدمت بجا لائے۔ یہ ہے اس گروہ کے مقدس گرنتھ کی تعلیم شودروں کے متعلق جو یہ کہتے ہوئے تھکتا نہیں۔ کہ "ورن کرم سے ہے جنم سے نہیں" یعنی قومیت افعال سے بنتی ہے پیدائش سے نہیں۔ حالانکہ ان کے گورو اعظم کا ارشاد صریح اس کے برعکس ہے۔ ہاں اب یہ بات مزید غور کے قابل رہ جاتی ہے۔ کہ اس کے متعلق آریوں کا طریق کار اور طرز عمل کیا ہے۔ سو اس کے لئے یہ زیادہ مناسب ہوگا۔ کہ انہی کے گھر کے بھیدی کی گواہی پیش کی جائے۔ چنانچہ اس کے متعلق ۷ر نومبر کا جاگرت لکھتا ہے۔ "آریہ سماجیوں نے اچھوتوں کے ساتھ سہ بھوج تو شروع کر رکھا ہے جو سوامی دیانند کی تعلیم کے سراسر خلاف ہے۔ لیکن اچھوتوں کو اپنی لڑکیاں دینے کے متعلق ابھی تک کسی آریہ سماجی نے ہمت نہیں دکھائی۔ اور نہ ہی مستقبل قریب میں کوئی اس کی امید ہو سکتی ہے یہ نہیں۔ کہ اچھوتوں میں بی۔ اے۔ ایم۔ اے۔ وکیل اور بیرسٹر موجود نہیں ہیں۔ بلکہ اس کی وجہ وہی ذات پات کے بندھن ہیں۔ جس کے توڑنے کا زبانی اقرار تو کسی آریہ مہاشہ سے ایک نہیں بیسیوں دفعہ کرایا جا سکتا ہے۔ لیکن عمل کرنے کی کسی میں بھی جرأت نہیں ہے۔"

اب اس واضح گواہی اور گھر کے بھیدی کی شہادت نے معاملہ بالکل صاف کر دیا۔ کہ آریہ سماج باوجود اس بلند آہنگی کے اچھوتوں کو مساوات دینے کے لئے تیار نہیں۔ باقی رہا سہ بھوج کا معاملہ سو اس کے لئے کوئی غلط فہمی نہ ہونی چاہئیے سہ بھوج کا یہ مطلب ہے۔ کہ ایک قطار میں بیٹھکر اپنے اپنے لڈو کھا لئے۔ اور بس کیا ایک جگہ بیٹھکر اپنا اپنا لڈو کھا لینے سے تمدنی اور معاشرتی مساوات کا حل ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اور کیا ایک اچھوت کو مہاشہ کہدینے سے یہ معاملہ طے ہو سکتا حاشا و کلّا۔ اس کے خلاف آج تک کسی نومسلم کو یہ شکایت پیدا نہیں ہوئی۔ کہ مسلمان ہو کر اسے معاشرتی معاملہ میں کوئی دقت پیش آئی ہو۔ اس کے لئے اتنی ہی سہولتیں موجود ہیں۔ جتنی کہ ایک قدیمی مسلمان کے لئے بلکہ بعض حالات میں اس سے بھی زیادہ۔

عیسائی اور اچھوت

اب میں عیسائیوں کو لیتا ہوں۔ گو مسیحی مذہب زبانی رنگ میں تو مساوات کا حامی ہے۔ مگر عملی رنگ میں مساوات وہاں بھی نہیں۔ وہاں بھی کالے گورے کا امتیاز موجود ہے۔ اور گرجے الگ الگ۔ یہ روزمرہ کا مشاہدہ ہے۔ اور اس کے ثابت کرنے کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں۔ پھر بھی بطور مثال ایک واقعہ پیش کیا جاتا ہے۔ جو ابھی حال ہی میں اخبارات میں آیا ہے۔ "کیرالہ مسلم مشن کے اہتمام سے ریاست ٹراونکور میں ایک جلسہ ہوا تھا۔ مسٹر اسماعیل سیٹھ صدر جلسہ کی تقریر اس قدر مؤثر ثابت ہوئی۔ کہ پچیس اچھوت لیڈروں نے فوراً اسلام قبول کر لیا۔ ......

ان کے مسلمان ہوتے ہی جنوبی ہند میں قبول اسلام کے انفرادی واقعات رونما ہونے لگے۔ صفہ کے لاٹ پادری نے محسوس کیا۔ کہ اس کے پاس دولت ہے اثر ہے سرکاری حمایت ہے۔ مگر اچھوت محض اسلام کی عملی مساوات سے متاثر ہو کر مسلمان ہو رہے ہیں۔ اس لئے ترچناپلی کے بڑے کلیسا کی طرف سے یہ فرمان نافذ کر دیا گیا۔ کہ جہانتک ہندوستانی گرجوں کا تعلق ہے اچھوت مساوات کے مستحق ہیں۔

اس فرمان کے نفاذ کا یہ اثر ہوا۔ کہ اونچے طبقہ کے عیسائی عوام برہم ہو گئے ترچناپلی کے رومن کیتھولک عیسائیوں کا ایک فوری اجلاس سینٹ فرنکس چرچ میں اے ارتھا سوامی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مسٹر جی بورڈو سوامی بلائی وائس پریذیڈنٹ چرچ کمیٹی نے احتجاجی تقریر کی اور کہا۔ کہ لاٹ پادری نے جلد بازی سے کام لیا ہے۔ سابق لاٹ پادری نے کبھی ایسا نہیں کیا۔ بلکہ ذات پات کی تمیز روا رکھی۔ مسٹر ٹی گورو سوامی نے کہا۔ کہ ہم اپنے حقوق کے لئے لاٹ پادری سے جنگ کریں گے۔ مسٹر ایس آر سوامی نے کہا۔ کہ یہ فرمان مساوات کی نہیں فساد کی جڑ ہے۔ مسٹر ایم ساوری مانقوپلائی نے کہا۔ کہ لاٹ پادری صاحب یوروپین اور اینگلو انڈین کے لئے علیحدہ علیحدہ نشست معین کر کے امتیاز روا رکھتے ہیں لیکن ہم کالے ہندوستانیوں سے کہتے ہیں۔ کہ اچھوتوں کے ساتھ بیٹھو۔ ہم نماز پڑھنا چھوڑ دیں گے۔ کیونکہ ہمیں اچھی طرح معلوم ہے۔ کہ اچھوتوں کی اصلاح کا شور مچانے والے اچھوتوں سے ملنا تو درکنار ان کو اپنے دروازے کے سامنے دیکھنا گوارا نہ کریں گے۔"

یہ حالات پڑھکر اور دیکھکر کون کہہ سکتا ہے۔ کہ عیسائیوں میں مساوات ہے۔ ذرا آئیے اسلام کی طرف۔ آج ایک بھنگی مسلمان ہو کر نہ صرف یہی کہ بلا روک ٹوک مسجد میں جا سکتا ہے۔ بلکہ ایک مسلمان شہنشاہ کے پہلو بپہلو کھڑا ہو کر نماز پڑھ سکتا ہے۔ اور دنیا کی کوئی طاقت اس بھنگی سے مسلمان ہونے والے کو یہ کہنے کا یارا نہیں رکھتی۔ کہ تم ذرا آگے پیچھے ہو جاؤ ؎

بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے
تیری درگاہ میں جو پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

ایسی مساوات سوائے اسلام کے بنی نوع انسان کو اور کون دے سکتا ہے۔ زبانی جمع خرچ کر لینا بہت آسان ہے۔ مگر عملی رنگ میں اُسے پورا کرنا دوسری بات ہے۔

سکھ اور اچھوت

اب رہا سکھوں کا معاملہ۔ سکھ صاحبان اچھوتوں کو اپنے میں جذب کرنے کے لئے بہت ساعی ہیں اور انہوں نے اس فنڈ میں سُنا جاتا ہے۔ کہ لاکھوں روپیہ جمع بھی کر لیا ہے۔ اور ہر ایک قوم کا یہ حق ہے۔ کہ وہ اپنی ترقی اور توسیع کے لئے جد و جہد سے کام لے۔ لیکن سکھوں کا گذشتہ طرز عمل یہ ہے۔ کہ ایڈیٹر شیر پنجاب لکھتے ہیں۔

"ذات پات اور چھوت چھات کا توہم سکھوں میں بدقسمتی سے ہندوؤں کی نسبت بھی زیادہ مضبوط اور زوردار جذبہ پایا جاتا ہے۔ آج ہندو تو ہم کو ترک کر رہے ہیں۔ مگر سکھوں کا اس کی قید سے آزاد ہونا بہت مشکل کام نظر آتا ہے۔"

شیر پنجاب ۱۵ر اپریل سنہ ۱۹۲۸ء

پھر اور ملاحظہ کیجئے۔

"(اچھوت قوم کے) مان سنگھ کو اس بات کا علم ہوا۔

نظیر سیونگ مشین کمپنی رنگ محل لاہور ریف کی نئی اور پرانی مشینوں اور ان کے تمام پُرزہ جات کی خرید و فروخت کے لئے مشہور ہے۔ پُرانی مشینوں کی مرمت بھی اعلیٰ پیمانہ پر کی جاتی ہے

Digitized by Khilafat Library

کہ سکھوں میں بہت سی تعداد ایسی ہے جس کے کھانے کے دانت اور ہیں اور دکھانے کے اور۔ وہ ہمیشہ کو مساوات مساوات کا شور کرتے ہیں مگر جب عمل کا وقت آتا ہے۔ تو ان کے برانے ہندوانہ سنسکار (اثرات) جاگ اٹھتے ہیں۔ اور وہ اونچ نیچ کی تمیز مٹانے کا حوصلہ نہیں کرتے۔ اس نے ایک دفعہ تمام سنگت (جماعت) پر نظر ڈالی تو اس پر یہ بات مخفی نہ رہی کہ وہ گورمکھی جو لیکچر اور وکھیان دیتے وقت بڑے بڑے دعوے باندھتے ہیں۔ ان کی کہنی اور کرنی ایک نہیں ہے۔ ع

واعظاں کیں جلوہ بر محراب و منبر مے کنند
چوں بخلوت مے روند آں کار دیگر مے کنند

اس نے دیکھا کہ اس شہر میں بڑے بڑے سکھ بھائی اپنی ہی ذات برادری میں لڑکے لڑکیوں کی شادی کرتے ہیں آج تک یہ بات سننے میں نہیں آئی کہ کسی کشتری سکھ نے اپنی لڑکی رام گڑھیے سکھ کو دیدی ہو۔ یا کسی رام گڑھیے سکھ کو حوصلہ ہوا ہو کہ اپنی لڑکی کسی نیچ جاتی کے سکھ کو دیدے" (شیر پنجاب ۲۳ مئی ۱۹۳۵ء) اور ملاحظہ فرمائیے "دوآبہ میں دس ہزار اچھوت (اچھوت سکھوں) نے زمیندار سکھوں کی بہتیری منت سماجت کی۔ کہ کم از کم اتنے حقوق تو عطا کئے جائیں۔ جتنے مسلمانوں کو حاصل ہیں۔ مگر ان کی ایک نہ سنی گئی۔ ناچار ان میں سے بہت سے ..... مسلمان ہو گئے۔" (شیر پنجاب ۲۳ مئی ۱۹۳۵ء صہ ۱۵) اور دیکھئے۔ "امرتسر ۲۳ مارچ ۱۹۳۱ء کل دوپہر کا وقت تھا کہ رام سر کے پاس بھائی بوتا سنگھ شہید کی یادگار ہے۔ وہاں کے نہنگ سکھوں نے ایک بھائی جواہر سنگھ نامی (رتیہ) درشن کرنے کے لئے گیا۔ اس نے پرکرما (طواف) کرنی چاہی مگر نہنگوں نے اس کو اچھوت سمجھ کر پرکرما کرنے سے روکا

اس نے کہا۔ میں سکھ ہوں میں نے پرکرما کرنی ہے۔ اس پر کہا جاتا ہے۔ کہ ایک نہنگ نے کلہاڑی کے ساتھ اس پر وار کیں۔ مگر جواہر سنگھ نے کلہاڑی پکڑ لی۔ کہا جاتا ہے کہ پھر دوسرے نہنگ نے ایک چھری جواہر سنگھ کے پیٹ میں بھونک دی اور وہ وہیں ٹھنڈا ہو گیا۔ دونوں نہنگ پکڑے گئے ہیں۔ پولیس تفتیش کر رہی ہے۔ لاش پوسٹ مارٹم کو بھیجی گئی ہے۔ بھائی جواہر سنگھ (مقتول) رام سر کے نزدیک کی بستی کوٹ محمد خان میں طبابت کا کام کرتا تھا۔ اس کے دو لڑکے ہیں جن میں سے چھوٹا بچہ پانچ سال کا ہے۔ اور ان بچوں کی ماں پہلے ہی فوت ہو چکی ہے۔ جس وقت چھوٹا بچہ اپنے مردہ باپ کو دیکھ دیکھ کر رو رہا تھا تو وہاں پاس کھڑے لوگوں کی آنکھوں سے بھی آنسو بہہ نکلے۔" (اخبار خالصہ سماچار امرتسر ۲۶ مارچ ۱۹۳۱ء صہ ۲) اس قسم کے اور بھی کئی واقعات پیش کئے جا سکتے ہیں۔ مگر طوالت مانع ہے بہرحال یہ واقعات اس بات کی بین دلیل ہیں کہ سکھوں میں بھی ہندوؤں کی طرح غیر معمولی رنگ میں اونچ نیچ کا جذبہ موجود ہے اور سکھوں میں بھی کہلانے والے اچھوت سکھ عملی رنگ میں مساوات سے محروم ہیں

اسلام اور اچھوت

اب میں اسلام کو لیتا ہوں۔ اسلام کی مساوات کے متعلق کچھ کہنا بلاشبہ سورج کو چراغ دکھلانا ہے۔ سچ ہے۔

آفتاب آمد دلیل آفتاب

قرآن حمید کی یہ تعلیم ہے کہ اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ یعنی تم میں وہی معزز اور مکرم ہے جو نیکی اور پرہیزگاری میں بڑھا ہوا ہے مقابلۃً نہیں خواہ وہ کوئی ہو۔ عملی رنگ میں عرب۔ عراق۔ ایران ترکی اور دیگر ممالک میں اسلام نے جو مساواتی اثر ڈالا اور دنیا کی کایا پلٹ دی اونچ نیچ اور کالے گورے کا امتیاز

ہمیشہ کے لئے مٹا دیا۔ شاہ اور گدا کو ایک صف میں لا کھڑا کیا۔ میں فی الحال اسے نظرانداز کرتا ہوں اور اسے کسی دوسرے وقت پر اٹھا رکھتا ہوں۔ اور اس وقت میں اس بات کو لیتا ہوں جو اسلام نے ہندوستان کے کرہ ہوائی میں اپنا مساواتی اثر ڈالا۔ ہندوستان میں اونچ نیچ برہمن شودر۔ آریہ۔ اناریہ کی جو حیرت کن اور تعجب انگیز تفریق موجود ہے۔ اسی مضمون میں میں پہلے کسی حد تک ذکر کر آیا ہوں۔ ایسے ملک میں اونچ نیچ کا نہ صرف گھر بلکہ اونچ نیچ گڑھ کہنا چاہئیے۔ میں مساوات کا پرچم لہرانا دو بھی آج سے سینکڑوں برس پہلے یقیناً یقیناً دریا کی روانی کو بدلنا اور آسمان سے تارے توڑ لانے کے مصداق تھا۔ یا چاند کے پکڑنے کی آرزو کرنا تھا۔ مگر اسلام کے قدسی جذبہ اور حقیقی تڑپ نے ان ہونی کو ہونی کر دکھایا۔ آج جو اچھوتوں میں مساواتی احساس پیدا ہو رہا ہے اور آریہ سکھ عیسائی وغیرہ بھی مساوات دینے کا زبانی دعوی کر رہے ہیں یہ سب اسلام کے طفیل ہے۔ اس سے قبل کسی کے وہم میں بھی یہ بات نہیں آ سکتی تھی۔ کہ اچھوتوں کے دلوں میں بھی کبھی یہ احساس پیدا ہو گا اور دیگر اقوام کم از کم زبانی رنگ میں ان کی ہاں میں ہاں ملانے کا حوصلہ کریں گی یہ سب اسلام کی برکت سے ہے۔ ہندوستان جب مسلمانوں کے قبضہ میں آیا۔ تو دس غلام بادشاہوں نے ہندوستان پر حکومت کی۔ جن میں سب سے پہلا بادشاہ سلطان قطب الدین ایبک تھا۔ یہ اسلام ہی کا اثر تھا۔ کہ ہندوستان کے ایک حجام قوم کے خدمت گار کو سلطان محمود غزنوی نے اپنی فوج کا سپہ سالار بنایا اور راجہ کا خطاب دیا۔ سلطان علاؤالدین خلجی اور اس کی اولاد نے ملک گجرات کی اچھوت اقوام کے کئی

اشخاص کو سپہ سالاریوں اور وزارتوں کے عہدے دئے۔ سلطان محمد تغلق اور خاندان تغلق کے دوسرے سلاطین نے مہار قوم کو جو ہندوستان کی اچھوت قوموں میں شامل تھی اوج عزت پر پہنچایا۔ اور کلال نومسلموں کو سپہ سالاریاں اور ملکوں کی صوبہ داریاں عطا کیں۔ سلطان فیروز تغلق نے اچھوت اقوام کے بچوں کو تعلیم دلانے اور سرکاری خزانے سے ان کی پرورش و تربیت کر کے اعلی معراج پر پہنچانے کے لئے ایک مستقل محکمہ قائم کیا۔ اور ان لوگوں نے بڑے بڑے مراتب پائے۔ اور ان میں سے بعض صوبوں کی گورنری تک پہنچے۔ لودھی خاندان کے عہد حکومت میں اچھوت اقوام کو بہت زیادہ ترقی کا موقع ملا۔ اور کائستھ قوم جو شودروں میں شامل تھی سلطان سکندر لودھی کی توجہ اور نگہداشت کے نتیجہ میں ہندوستان کی سب سے زیادہ تعلیم یافتہ قوم بن گئی۔ اور سلطنت اسلامیہ کے تمام دفاتر کائستھوں کے قبضہ میں آ گئے۔ اسی طرح اور بھی بہت سی شودر قوموں کو جو ہزاروں سال سے ہندو شاستروں کے زیر اثر ذلت وغلامی کی زنجیروں میں جکڑی چلی آتی تھیں

ایک روپیہ میں ایک ہزار اشتہار چھپوائیے
کل خرچ معہ قیمت کاغذ

چار ہزار	دو ہزار	ایک ہزار	سائز
روپیہ آنہ ۴—۸	روپیہ آنہ ۲—۸	روپیہ آنہ ۱—۰	½ ۴ x ۵ انچ
۵—۰	۲—۸	۲—۰	۶ x ½۸ انچ
۸—۰	۵—۰	۳—۸	۱۱ x ۹

ہر قسم کے نمونے اور نرخ بالکل مفت
کمرشل سنڈیکیٹ نمبر ۶ اندرون لوہاری دروازہ لاہور

بمبئی کلاتھ ہاؤس سے کپڑا خریدنا ہر انسان کو ہردلعزیز بناتا ہے
انارکلی لاہور

Digitized by Khilafat Library